REGISTERED WITH THE REGISTRAR OF NEWSPAPERS FOR INDIA AT NO. R.N. 61/57.

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم　نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم　وعلیٰ عبدہ المسیح الموعود

REGD. NO. P/GDP-3

ولقد نصرکم اللہ ببدرٍ وانتم اذلۃ

جلد ۳۰　　شمارہ ۲۸

ہفت روزہ بدر قادیان

ایڈیٹر:- خورشید احمد انور
نائب:- جاوید اقبال اختر

شرح چندہ
سالانہ ۲۰ روپے
ششماہی ۱۰ روپے
ممالک غیر بذریعہ بحری ڈاک } ۴۰ روپے
فی پرچہ ۴۰ پیسے

THE WEEKLY BADR QADIAN - 143516

اخبار احمدیہ　ایڈیٹر ان راند صدر انجمن احمدیہ قادیان

قادیان ۶ روفاء (جولائی) - سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے بارہ میں روزنامہ الفضل بجریہ ۲۵ رجون ۱۹۸۱ء کی اطلاع مظہر ہے کہ

"حضور ایدہ اللہ تعالیٰ تا حال اسلام آباد میں قیام فرما ہیں۔ نیز یہ کہ حضور کی طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے۔ الحمد للہ"

احباب کرام اپنے محبوب امام ہمام کی صحت و سلامتی، درازیٔ عمر اور مقاصد عالیہ میں فائز المرامی کے لئے درد دل سے دعائیں فرماتے رہیں۔

قادیان ۶ روفاء (جولائی) - محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب ناظر اعلیٰ و امیر مقامی بفضلہ تعالیٰ خیریت سے ہیں۔ الحمد للہ - البتہ محترمہ سیدہ بیگم صاحبہ کے بائیں گھٹنے میں بدستور آرتھرائٹس کی تکلیف چل رہی ہے۔ اللہ تعالیٰ اپنا فضل شامل حال رکھے اور شفائے کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔ آمین۔

● مورخہ ۴ر۷ سے رمضان المبارک کا آغاز ہو چکا ہے اس سلسلہ میں بعد نماز عصر مسجد اقصیٰ میں دو روز مکرم مولوی بشیر احمد صاحب دہلوی نے قرآن کریم کا درس دیا۔ بعدہٗ مکرم مولوی ظہیر احمد صاحب خادم درس دے رہے ہیں۔

۶ر رمضان ۱۴۰۱ھ　　۹ر وفاء ۱۳۶۰ ہش　　۹ر جولائی ۱۹۸۱ء

جماعت احمدیہ پر جو ذمہ داریاں پڑنے والی ہیں اُن کیلئے تیاری کریں

خدا تعالیٰ کی باتیں پوری ہو کر رہیں گی ساری دنیا کے دل اسلام کے نور سے منور ہوں گے

جماعت احمدیہ فجی کی پہلی تربیتی کلاس کے موقعہ پر حضور انور کا خصوصی پیغام

نادی (فجی) سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے احباب جماعت پر زور دیا ہے کہ آنے والے وقت میں جماعت پر جو دینی ذمہ داریاں پڑنے والی ہیں ان کو پورا کرنے کے لئے اپنے آپ کو ابھی سے تیار کریں۔ حضور نے فرمایا ہے کہ خدا تعالیٰ کی باتیں پوری ہو کر رہیں گی۔ اور ساری دنیا کے دل اسلام کے نور سے منور ہونگے انشاء اللہ تعالیٰ۔

حضور ایدہ اللہ نے ان خیالات کا اظہار جزائر فجی کی جماعت کی طرف سے منعقدہ پہلی سالانہ تربیتی کلاس کے انعقاد کے موقعہ پر ایک خصوصی پیغام میں کیا - مبلغ السلسلہ مکرم عبد الحفیظ صاحب مقیم نادی نے اپنی رپورٹ میں بتایا ہے کہ یہ کلاس ۲۹ر شہادت (اپریل) سے ۳ر ہجرت (مئی) تک جزائر فجی کے دار الحکومت صووا کی وسیع و عریض فضل عمر مسجد میں منعقد ہوئی۔ اس میں پانچ جماعتوں کے ۶۵ نمائندگان نے شرکت کی۔

حضور انور کا پیغام تربیتی کلاس کے افتتاح کے وقت مکرم امیر جماعت و مشنری انچارج جزائر فجی مکرم مولانا سجاد احمد صاحب خالد نے پڑھ کر سنایا پیغام کا متن درج ذیل ہے:-

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم　　نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

ھو الناصر

پیارے احمدی بچو! السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

مجھے یہ معلوم کر کے بے حد خوشی ہوئی کہ گزشتہ سال کی طرح اس دفعہ بھی آپ کی تربیتی کلاس منعقد ہو رہی ہے۔ مجھے امید ہے آپ اس میں زیادہ سے زیادہ تعداد میں شریک ہوں گے اور جو کچھ آپ کو پڑھایا یا سکھایا جائے گا آپ اسے توجہ اور غور سے سنیں گے - اور نہ صرف اسے یاد رکھیں گے بلکہ اس پر غور و تدبر کر کے اپنے ذہنوں میں مزید جلاء پیدا کرنے کی کوشش کریں گے جو کچھ آپ سیکھیں گے اس پر خود بھی عمل کریں گے اور اپنے حلقے میں دوسروں کو بھی عمل پیرا ہونے کی تلقین کریں گے - اللہ تعالیٰ آپ کو اس کی توفیق عطا فرمائے - آمین

ہمیں یہ امر مدنظر رکھنا چاہیئے کہ اس وقت جماعت احمدیہ اپنی زندگی کے اہم اور نازک دور میں سے گزر رہی ہے - اس دور میں اپنی ذمہ داریوں کو پورا کرنے کے لئے اپنے تئیں تیار کریں - خدا کی باتیں پوری ہو کر رہیں گی - ساری دنیا کے دل اسلام کے نور سے منور ہوں گے - اور حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت دلوں میں پیدا ہوگی - مگر اس عظیم مہم میں ہمیں بے انتہا قربانیاں پیش کرنی ہوں گی - یہ قربانیاں پیش کرنے کے لئے ابھی سے اپنے تئیں تیار کریں - یہ کام خدا کے فضل سے ہوگا۔ ہم کیا اور ہماری حقیر قربانیاں کیا - اللہ تعالیٰ کے اور زیادہ فضلوں کو کھینچنے کے لئے بہت دعاؤں کی عادت ڈالیں۔

اللہ تعالیٰ ہر بات پر قادر ہے اُس کے سامنے کوئی بات انہونی نہیں ضرورت اِس امر کی ہے کہ ہم اللہ تعالیٰ کے حضور عاجزانہ جھکیں اور اس سے مدد کے طالب بنیں۔

(دستخط)

مرزا ناصر احمد
خلیفۃ المسیح الثالث

اِس تربیتی کلاس میں حضور کے پیغام کے بعد امیر و مشنری انچارج مکرم مولانا سجاد احمد صاحب خالد نے طلباء سے خطاب کیا۔

اللہ تعالیٰ سے دُعا ہے کہ وہ اس تربیتی کلاس کے بہترین نتائج برآمد کرے - اور اس ملک میں اللہ تعالیٰ کی توحید اور محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی رسالت کا جھنڈا سب سے اونچا اڑنے کا موجب ہو - آمین ÷

(بشکریہ الفضل ۱۶ر جون ۱۹۸۱ء)

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ السلام

روزہ دار کو چاہیئے کہ خدا تعالیٰ کے ذکر میں مصروف رہے تاکہ

تبتّل اور انقطاع حاصل ہو!

"روزہ اتنا ہی نہیں کہ اس میں انسان بھوکا پیاسا رہتا ہے بلکہ اس کی حقیقت اور اس کا اثر ہے جو تجربہ سے معلوم ہوتا ہے - انسانی فطرت میں ہے کہ جس قدر کم کھاتا ہے اسی قدر تزکیۂ نفس ہوتا ہے - اور کشفی قوتیں بڑھتی ہیں - خدا تعالیٰ کا منشاء اس سے یہ ہے کہ ایک غذا کو کم کرو اور دوسری کو بڑھاؤ - ہمیشہ روزہ دار کو یہ مدنظر رکھنا چاہیئے کہ اس سے اتنا ہی مطلب نہیں ہے کہ بھوکا رہے بلکہ اسے چاہیئے کہ خدا تعالیٰ کے ذکر میں مصروف رہے تاکہ تبتّل اور انقطاع حاصل ہو - پس روزے سے یہی مطلب ہے کہ انسان ایک روٹی کو چھوڑ کر جو صرف جسم کی پرورش کرتی ہے دوسری روٹی کو حاصل کرے جو روح کی تسلی اور سیری کا باعث ہے - اور جو لوگ محض خدا کے لئے روزے رکھتے ہیں اور نرے رسم کے طور پر نہیں رکھتے انہیں چاہیئے کہ اللہ تعالیٰ کی حمد اور تسبیح اور تہلیل میں لگے رہیں جس سے دوسری غذا انہیں مل جائے۔"

(ملفوظات)

مُلک صلاح الدین ایم۔ اے پرنٹر و پبلشر نے فضل عمر پرنٹنگ پریس قادیان میں چھپوا کر دفتر اخبار بدر قادیان سے شائع کیا - پروپرائیٹر: صدر انجمن احمدیہ قادیان ÷

ہفت روزہ بدر قادیان
مورخہ ۹ وفاء ۱۳۶۰ ہش

بدر کی توسیع اشاعت کے سلسلہ میں

آپ کا خصوصی تعاون

اللہ تعالیٰ نے اسلام کی نشأۃ ثانیہ کے دَور میں اسلام کو باقی تمام ادیان پر غلبہ عطا کرنے کے لئے اور قرآن کریم کی تعلیم کو دُنیا کے کونے کونے تک پہنچانے کے لئے چودھویں صدی کے سر پر اس زمانہ کے امام عالی مقام سیدنا حضرت مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کو مسیح موعود و مہدی معہود بنا کر مبعوث فرمایا ۔ اور ساتھ ہی آپ کی آمد کی دیگر اغراض کے علاوہ ایک غرض یہ بھی بیان کی گئی کہ —
یُحیی الدین و یُقیم الشریعۃ ۔ یعنی آنے والا مسیح دین کو زندہ کرے گا اور شریعت کو قائم کرے گا ۔ گویا اس آنے والے مسیح کے زمانہ میں دین کی حالت بگڑ گئی ہوگی اور شریعت بھی ختم ہونے کو ہوگی ۔ چنانچہ جب حضرت مسیح موعود علیہ السلام مبعوث ہوئے تو ان دنوں عالم اسلام بالکل یہی نظارہ پیش کر رہا تھا کہ ؎

رہا دین باقی نہ اسلام باقی
اِک اسلام کا رہ گیا نام باقی

ایسے نازک وقت میں دین کو قائم کرنا اور شریعت کو زندہ کرنا اہم مقاصد پیشِ نظر تھے ۔ آپؑ نے اپنی مبارک زندگی میں اسلام کی سربلندی کے لئے سر توڑ کوشش کی ۔ اور کافی حد تک اپنی کوششوں میں کامیاب ہوگئے ۔ لیکن ایک معیّن زندگی کے بعد آپؑ ایک بشر ہونے کے ناطے اللہ تعالیٰ کے حضور حاضر ہوگئے ۔ آپؑ کے وصال کے بعد اس عظیم کام کو پایۂ تکمیل تک پہنچانے کے لئے اللہ تعالیٰ نے محض اپنے فضل سے سلسلہ خلافت جاری فرمایا ۔ خلفاء کا کام انبیاء کے مشن کی تکمیل ہوتا ہے ۔ چنانچہ آپؑ کے بعد آپ کے خلفاء نے دینِ اسلام کی عالمگیر سطح پر اشاعت کے لئے نہایت اہم پروگرام مرتب فرمائے ۔ اور مرکز کی آواز کو دور دور تک پہنچانے کے لئے مختلف رسالوں اور اخبارات کا سلسلہ بھی جاری فرمایا ۔

ہفت روزہ "بدر" قادیان کا اجراء مورخہ ۷ مارچ ۱۹۵۲ء سے باقاعدہ عمل میں آیا ۔ مرکز قادیان سے شائع ہونے والا یہ واحد مرکزی ترجمان ہے ۔ جو اپنے مختصر اور محدود وسائل کے باوجود محض اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم کے طفیل ایک لمبے عرصہ سے مرکز سلسلہ اور دور دور تک پھیلی ہوئی دیگر جماعتوں کے درمیان مضبوط رابطہ قائم رکھے ہوئے ہے ۔ اس سے بڑھ کر اس میں تبلیغی، تعلیمی اور تربیتی اُمور سے متعلق ایسا مواد شائع کیا جاتا ہے کہ جس سے افرادِ جماعت رُوحانی طور پر استفادہ کرتے ہیں ۔ سیدنا حضرت مصلح موعودؓ نے اس اخبار کو جاری فرماتے ہوئے جو سب سے پہلا پیغام ارسال فرمایا اس میں اخبار کے لئے اور اخبار چلانے والوں کے لئے دُعائیہ فقرات کے بعد اس اہم دلی خواہش کا اظہار بھی فرمایا کہ :—

"اور جماعتِ احمدیہ کو اس بات کی توفیق عطا فرمائے کہ وہ زیادہ سے زیادہ اس اخبار کو خرید کر اخبار کی اشاعت کو وسیع سے وسیع تر کرتے چلے جائیں ۔ اور مُلک کے ہر گوشے میں اسے پھیلا دیں ۔ یہاں تک کہ یہ اخبار روزانہ ہو جائے اور وسیع الاشاعت ہو جائے "۔

سیدنا حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ کی اس دلی خواہش کو سامنے رکھتے ہوئے جماعت کے ہر فرد کا یہ فرض ہے کہ وہ اس امر کا جائزہ لے کہ
- کیا اُس کے گھر میں اخبار بدر کا کوئی خریدار ہے ؟
- کیا وہ اخبار کی اشاعت کو وسیع سے وسیع تر کرنے کے لئے کوئی کوشش کر رہا ہے ؟
- کیا اُس نے اخبار کو مُلک کے ہر گوشہ میں پھیلانے کے لئے کوئی تجویز سوچی ہے ؟

یہ اہم سوال ہیں جو حضرت مصلح موعودؓ کی دلی خواہش کے نتیجہ میں پیدا ہوتے ہیں ۔ ان کے مطابق ہمارا فرضِ اوّلین بن جاتا ہے کہ اخبار کی اشاعت کو وسیع سے وسیع تر کرنے کے لئے، مرکزی آواز کو مُلک کے ہر گوشہ تک پہنچانے کے لئے اپنی کوششوں کو انتہا تک پہنچا دیا جائے ۔ یہ حقیقت ہے کہ جتنی سُرعت کے ساتھ غلبۂ اسلام کی صدی قریب آتی جا رہی ہے اُتنی ہی جماعت کی ذمہ داریاں بھی بڑھتی جا رہی ہیں ۔ اور ان تمام ذمہ داریوں سے عہدہ برآ ہونے کے لئے یہ بہت ضروری ہے کہ ہر احمدی گھرانہ اخبار "بدر" کا خریدار ہو ۔ اور دیگر ذرائع سے بھی وہ اس قومی آواز کو مضبوط اور مؤثر بنانے کی ہر ممکن کوشش کرے ۔

اس لئے سب سے پہلے آپ خود اخبار بدر کے خریدار بنیں ۔ اعانتِ بدر میں حصہ لیں ۔ اس کے بعد اپنے حلقۂ احباب کا جائزہ لیں کہ کتنے دوست آپ کے اخبار بدر کے خریدار نہیں ۔ ان کو اس طرف توجہ دلائی جائے ۔ اگر آپ جماعت کے کوئی عہدیدار ہیں تو دیگر افرادِ جماعت کے علاوہ آپ کا یہ زیادہ فرض ہے کہ اس اہم مقصد کی تکمیل کے لئے کوشاں رہیں ۔ آخر کیا وجہ ہے کہ اتنی زیادہ مسافت طے کر چکنے کے بعد بھی یہ اخبار روزانہ نہیں ہو سکا ۔ اور کیا وجہ ہے کہ اس کی تعدادِ اشاعت اس قدر نہیں ہو سکی جتنی ہونی چاہیئے ۔ اور اس کے مالی وسائل اتنے محدود ہیں کہ ابھی تک یہ اپنے اخراجات کو برداشت کرنے کے قابل بھی نہیں ہو سکا ۔ ان تمام اُمور میں افرادِ جماعت جوابدہ ہیں کہ انہوں نے اس کارِ خیر میں کس قدر حصہ ڈالا ہے ۔

چنانچہ اسی اہم مقصد کی تکمیل کے لئے محترم مولوی خورشید احمد صاحب انور ایڈیٹر بدر ان دنوں ہندوستان کی مختلف جماعتوں کے دَورہ پر ہیں ۔ آپ سب ہر ممکن کوشش کر کے ان کے اس دَورہ کو ہر جہت سے کامیاب کرنے کی کوشش فرمائیں ۔ اور زیادہ سے زیادہ خریدار مہیا فرمائیں ۔ بدر کی اعانت فرمائیں ۔ اور اس واحد مرکزی آواز کو مضبوط بنانے کی ہر ممکن کوشش کر کے ممنون فرمائیں ۔ پس بدر کی توسیع اشاعت کے سلسلہ میں آپ کا خصوصی تعاون درکار ہے اور یہ تعاون کر کے آپ حضرت مصلح موعودؓ کی اُن دُعاؤں سے فیضیاب ہو سکیں گے جو آپؓ نے بدر سے متعلق فرمائی ہیں ۔ اللہ تعالیٰ سب افرادِ جماعت کو اس اہم مقصد کی تکمیل کے لئے ہر ممکن تعاون کرنے کی توفیق عطا فرمائے ۔ آمین ۔

جاوید اقبال اختر

بدر کے لئے حضرت مصلح موعودؓ کی ایک دلی خواہش

۷ مارچ ۱۹۵۲ء سے ہفت روزہ "بدر" قادیان کا باقاعدہ اجراء عمل میں آیا ۔ پہلے شمارے کے لئے سیدنا حضرت محمود المصلح الموعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ازراہِ شفقت جو بصیرت افروز پیغام ارسال فرمایا اس میں حضورؓ نے خصوصی دُعاؤں سے نوازتے ہوئے اپنی اس دلی خواہش کا اظہار بھی فرمایا کہ :—

"میں اللہ تعالیٰ سے دُعا کرتا ہوں کہ وہ اس اخبار کو بہتر سے بہتر کام کرنے کی توفیق بخشے ۔ اور اس اخبار کو چلانے والوں کو ظاہری اور باطنی علوم عطا کرے جن سے وہ قوم اور مُلک کی صحیح راہنمائی کر سکیں ۔ اور جماعت احمدیہ کو اس بات کی توفیق عطا فرمائے کہ وہ زیادہ سے زیادہ اس اخبار کو خرید کر اخبار کی اشاعت کو وسیع سے وسیع تر کرتے چلے جائیں ۔ اور مُلک کے ہر گوشے میں اسے پھیلا دیں ۔ یہاں تک کہ یہ اخبار روزانہ ہو جائے اور وسیع الاشاعت ہو جائے "۔ (آمین)

(بدر مجریہ ۷ مارچ ۱۹۵۲ء)

محترم سیّد فضل احمد صاحب کی عہدہ میں ترقی

برادرم محترم سیّد فضل احمد صاحب انسپکٹر جنرل ہوم گارڈ بہار کا گزشتہ دنوں تار موصول ہوا تھا جس میں انہوں نے اس امر کے لئے دُعا کی درخواست کی تھی کہ میرے انسپکٹر جنرل پولیس بہار بنائے جانے کے بارہ میں غور ہو رہا ہے ۔ چنانچہ اب ان کی طرف سے یہ خوشکن اطلاع موصول ہوئی ہے کہ محض اللہ تعالیٰ کے فضل و رحم کے طفیل وہ صُوبہ بہار میں پولیس کے سب سے بڑے عہدہ انسپکٹر جنرل پولیس پر فائز کئے گئے ہیں ۔ الحمد للہ ۔

احبابِ جماعت خصوصیت سے دُعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اُن کی اس ترقی کو اُن کے لئے، اُن کے خاندان کے لئے، جماعت کے لئے اور مُلک کے لئے نہایت درجہ بابرکت کرے ۔ اور اللہ تعالیٰ انہیں جماعتی روایات کے مطابق قومی و ملکی خدمات کا شاندار ریکارڈ قائم کرنے کی توفیق عطا فرمائے ۔ آمین ۔

خاکسار : مرزا وسیم احمد امیر جماعت احمدیہ قادیان

اللہ تعالیٰ ابتدائے آفرینش میں بھی تعریف کا مستحق تھا اور آخرت میں بھی تعریف کا مستحق ہوگا!

کائنات میں خدا ہی کا حکم جاری ہے اس کی اطاعت کروگے تو اپنے مقصدِ حیات کو پا لوگے اور اگر اس کے حکم توڑوگے تو ناکام رہوگے

حاکمیتِ اعلیٰ خدا تعالیٰ کی ہے اس لئے توکّل بھی اسی پر ہونا چاہئے اس کے علاوہ کسی اور پر توکّل حقیقتِ توکّل کے خلاف ہے

خدا تعالیٰ کا وعدہ ہے کہ آخری زمانہ میں اسلام اپنے عروج کو پہنچے گا اور نوعِ انسانی کو اپنے حسنِ احسان اور نور کے احاطہ میں لے لے گا

از سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز - فرمودہ یکم ہجرت ۱۳۶۰ ہش مطابق یکم مئی ۱۹۸۱ء بمقام مسجد احمدیہ اسلام آباد

تشہد، تعوذ اور سورہ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا:-

"ایک بڑے ہی اہم اور ایک لمبے مضمون کی تمہید آج کل میں بیان کر رہا ہوں۔ آج بھی تمہید ہی کے متعلق چند باتیں میں کہوں گا۔ انشاء اللہ اگلا جمعہ ارادہ ہے لاہور میں پڑھاؤں۔ اس کے بعد چند دنوں کے بعد پھر واپس یہاں آنے کا ارادہ ہے۔ واللہ اعلم۔ جو اللہ چاہے۔

اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں فرماتا ہے:-

وَرَبُّكَ يَعْلَمُ مَا تُكِنُّ صُدُورُهُمْ وَمَا يُعْلِنُونَ ۝ وَهُوَ اللّٰهُ لَآ إِلٰهَ إِلَّا هُوَ لَهُ الْحَمْدُ فِي الْأُولٰى وَالْآخِرَةِ وَلَهُ الْحُكْمُ وَإِلَيْهِ تُرْجَعُونَ ۝

(آیت ۷۰-۷۱)

یہ سورہ قصص کی دو آیات ہیں۔ پہلی آیت کا تعلق اس مخلوق سے ہے جسے اللہ تعالیٰ نے آزادی دی ایک خاص دائرہ کے اندر اور روحانی طور پر

ترقیات کی بڑی راہیں

اس کے لئے کھولیں اور اس کے لئے یہ ممکن بنا دیا کہ اگر وہ اللہ تعالیٰ کی بتائی ہوئی ہدایت پر عمل کرے تو وہ اس کی رضا کی جنتوں کو حاصل کر سکتا ہے۔ اور ابدی رضا اور رحمت کے سایہ میں اخروی زندگی کو گزار سکتا ہے۔

چونکہ آزادی ہے اس لئے تین چیزیں انسانی زندگی میں ابھریں۔ ایک ایمان حقیقی۔ ایک انکار واضح۔ اور ایک نفاق۔ کہ اندر سے کچھ اور باہر سے کچھ۔ تو ظاہر کو بھی اللہ تعالیٰ جانتا ہے اور جو چیز انسان، انسان سے چھپاتا ہے اللہ تعالیٰ سے وہ چیز چھپ نہیں سکتی۔ وہ اسے بھی جانتا ہے۔

وَرَبُّكَ يَعْلَمُ مَا تُكِنُّ صُدُورُهُمْ

اور تیرا رب اس کو بھی جانتا ہے جس کو وہ سینہ میں چھپاتے ہیں، ظاہر نہیں کرتے۔ اور اسے بھی جسے وہ ظاہر کرتے ہیں۔

اگرچہ یہاں ذکر اس مخلوق کا ہے جو انکار بھی کر سکتی ہے، خدا تعالیٰ کے احکام سے فرار بھی کر سکتی ہے۔ بغاوت بھی کر سکتی ہے۔ مانتی بھی ہے۔ قربانیاں بھی دیتی ہے۔ انتہائی بلندیوں تک بھی پہنچتی ہے۔ لیکن اس کے بعد ایک بنیادی حقیقت کائنات کا ذکر کیا اور وہ یہ کہ

وَهُوَ اللّٰهُ لَآ إِلٰهَ إِلَّا هُوَ

حقیقتِ کائنات، وحدانیتِ باری تعالیٰ ہے۔ لَهُ الْحَمْدُ فِي الْأُولٰى وَالْآخِرَةِ اور اللہ ہی کے لئے سب تعریفیں ہیں۔ اللہ کے سوا حقیقی تعریف کا کوئی بھی مستحق نہیں۔ اتنا ہی مستحق ہے جتنا مستحق ہمارا خدا کسی کو بنا دے۔ حقیقت یہ ہے کہ اللہ کی ذات ایسی ہے کہ اس کے سوا کوئی معبود نہیں۔ ابتدائے آفرینش میں بھی وہ تعریف کا مستحق تھا اور آخرت میں بھی وہ تعریف کا مستحق ہوگا۔ سب بادشاہت اسی کے قبضہ میں ہے اور تم سب کو اسی کی طرف لوٹ کر جانا ہوگا۔

لَهُ الْحَمْدُ تمام محامد کاملہ کا وہ لائق اور مستحق ہے۔ یہاں ذکر تو نہیں لیکن ظاہر ہے کہ جس ہستی میں تمام محامد کاملہ پائے جائیں اس میں کوئی نقص اور کمزوری نہیں پائی جائے گی۔ انسانی عقل بھی اسی نتیجہ پر پہنچتی ہے۔ لیکن اس کے مثبت پہلو کو یعنی اللہ تعالیٰ کی جو صفاتی بنیادی ایک حقیقت ہے، اسے پہلے بیان کیا۔ لَهُ الْحَمْدُ وہ تمام محامد کاملہ کا مالک ہے۔ اور اس مقام سے کہ اللہ تعالیٰ سب تعریفوں کا مستحق ہے اپنی ذات میں اس کی صفات کے جلوے ظاہر ہوئے اور کائنات پیدا ہوئی۔ اور کائنات میں وَلَهُ الْحُكْمُ صرف اسی کا حکم اس کائنات میں جاری ہے۔

جیسا کہ میں نے شروع میں اشارہ کیا۔ کائنات کے دو حصے ہیں۔ ایک وہ يَفْعَلُونَ مَا يُؤْمَرُونَ۔ جو خدا کا حکم ہے وہ کرتے ہیں۔ چاند کو خدا سے جو احکام ملے، چاند نے وہ کام کرنے شروع کر دیئے۔ جو سورج کو ملے وہ سورج نے کام کرنے شروع کر دیئے۔ اور ایک وہ

چھوٹی سی مخلوق

ہے جس کے لئے ایک لحاظ سے یہ کائنات پیدا کی گئی جس کو آزادی دی اور اس کو یہ اختیار دیا کہ اپنی مرضی سے اپنے رب کی رضا کے حصول کے لئے تکلیف برداشت کر اور قربانیاں دے۔ اور عشق کی آگ اپنے سینے میں جلا اور خدا تعالیٰ سے انتہائی محبت اور پیار کر اور خود اپنی رضا سے اس کے حکم کی پیروی کر۔ لیکن حقیقت یہی ہے وَلَهُ الْحُكْمُ۔ انسانی زندگی میں بھی یہی حقیقت ہے وَلَهُ الْحُكْمُ۔ یعنی باوجود اس کے کہ انسان کو یہ آزادی حاصل ہے کہ چاہے تو خدا تعالیٰ کے حکم کا انکار کر دے۔ مثلاً خدا تعالیٰ نے یہ حکم دیا کہ چار سے زیادہ شادیاں نہیں کرنی۔ لیکن افریقہ کی تاریخ کا میں نے مطالعہ کیا ہے۔ بہت سے مسلمان قبائل ایسے تھے جنہوں نے پانچ پانچ، سات سات، آٹھ آٹھ شادیاں کر لیں۔ اس کا یہ مطلب نہیں کہ خدا کا حکم نہیں جاری ہوا۔ کیونکہ حکم خدا کا یہ ہے کہ میری بات مانو گے تو وہ نتیجہ نکلے گا جو امن پیدا کرنے والا، جو خوشحالی پیدا کرنے والا، جو

کامیابی اور فلاح پیدا کرنے والا

ہے۔ یہ حکم ہے۔ جو حکم توڑے گا، حکم خدا کا چلے گا۔ یہ نہیں کہ حکم توڑ کے انسان اپنے مقصدِ حیات میں کامیاب ہو جائے۔ جس غرض کے لئے انسان کو پیدا کیا گیا ہے اس میں وہ کامیاب صرف اس صورت میں ہو سکتا ہے کہ خدا تعالےٰ کے حکم کو مانے۔ اگر وہ حکم کو توڑتا ہے اور دنیا سمجھتی ہے اس نے حکم کو توڑا۔ لیکن حکم خدا ہی کا چلا۔ کیونکہ خدا کا حکم اس کے ساتھ یہ بھی ہے ؛ اگر میرے حکم کو توڑو گے تو ناکام رہو گے۔ اس دنیا میں بھی اور اخروی زندگی میں بھی۔ اور وَاِلَیْہِ تُرْجَعُوْنَ۔ سب سے بڑی بات یہ ہے کہ مرنے کے بعد اس کی طرف لوٹ کے جانا ہے۔ اس زندگی میں بھی آخری فیصلے اسی نے کرنے ہیں۔ فرعون نے بھی تو دعویٰ کیا تھا اَنَا رَبُّکُمُ الْاَعْلٰی ؛ کس خدا کے پیچھے تم دوڑے پھرتے ہو، میں ہوں تمہارا سب سے بلند رب۔ لیکن وہ جو اپنے دعوے کے لحاظ سے اعلیٰ رب تھا۔ اس کی بلندی تو سمندر کی لہروں سے بھی اوپر نہیں نکلی۔ اور وہاں وہ غرق ہو گیا۔

خلاصہ اس آیت کے مضمون کا یہ ہے کہ علم کامل اللہ کو ہے۔ کوئی چیز اس سے چھپی نہیں۔ تمام محامدِ کاملہ اس کے ہیں۔ اس واسطے اس کے ہر حکم کے نتیجہ میں خدا تعالےٰ کی حمد ثابت ہوتی ہے۔ اس کی تعریف نکلتی ہے اس سے۔ کوئی خدائی حکم ایسا نہیں جس کے نتیجہ میں خدا تعالےٰ کی تعریف نہ نکلے۔ جو حکم توڑتا ہے اس کا بد نتیجہ بھی یہی ثابت کرتا ہے تاکہ خدا تعالےٰ سب محامدِ کاملہ کا مستحق ہے۔ احکام اس کے حکم کے مطابق جاری ہوتے ہیں۔ وَ اِلَیْہِ تُرْجَعُوْنَ۔ اور جزا و سزا اس کے ہاتھ میں ہے۔ ٹھیک ہے انسان کو آزادی دی حکم توڑ دو۔ لیکن ساتھ یہ کہہ دیا کہ یہ تمہیں ہم بتا دیتے ہیں کہ حکم توڑو گے تو جس غرض کے لئے پیدا کیا گیا ہے اس کے حصول میں تم کامیاب نہیں ہو گے ؛ اگر حکم توڑو گے تو اس زندگی میں وہ حسین معاشرہ قائم نہیں کر سکو گے جو مذہب اسلام قائم کرنا چاہتا ہے۔ ایک (میں نے بتایا ہے میں تمہید کے point صرف بتا رہا ہوں) یہ اپنے ذہن میں رکھیں۔

سورۃ تغابن میں اللہ تعالےٰ فرماتا ہے۔ ہاں ایک اور چیز میں واضح کر دوں کہ پہلی آیت میں، جو ابھی میں نے پڑھی، یہ ہے کہ محامدِ کاملہ خدا کے ہیں۔ اور یہ ہستی ہے جو ہے، اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ، لَہُ الْحَمْدُ کہ سب تعریفیں اسی کی ہیں۔ محامدِ کاملہ کا وہ مستحق ہے۔ اس منبع اور سر چشمہ سے اس کے سارے احکام جاری ہوتے ہیں۔ اور دوسری آیت میں یہ ہے کہ بادشاہت اسی کی ہے۔ اور اس کے سارے احکام جو بطور حاکمِ اعلیٰ اس نے جاری کئے ہیں اس کے نتیجہ میں حمد پیدا ہوتی ہے۔ اللہ تعالےٰ نے یہاں سورہ تغابن میں فرماتا ہے :-

یُسَبِّحُ لِلّٰہِ مَا فِی السَّمٰوٰتِ وَمَا فِی الْاَرْضِ

کائنات کی ہر شئے کا مطالعہ کر کے دیکھو۔ نتیجہ یہ نکلے گا کہ خدا تعالیٰ کی ان صفات کے جلوے جن کے نتیجہ میں یہ کائنات پیدا ہوئی اور کائنات کا ہر جزو اور اکائی پیدا ہوئی وہ ہر قسم کے نقص سے پاک اور منزّہ ہے۔ اس لئے جس

عظیم ہستی کی صفات

نے یہ جلوے ہیں وہ بھی ہر قسم کے نقص اور کمزوری سے منزّہ ہیں۔ اور پاک ہیں۔ یُسَبِّحُ لِلّٰہِ مَا فِی السَّمٰوٰتِ وَمَا فِی الْاَرْضِ

لَہُ الْمُلْکُ : بادشاہت خدا کی ہے۔ وَلَہُ الْحَمْدُ اور اس بادشاہت کے معنے ہیں حکم جاری کرنا۔ شاہِ وقت کا کام ہی ہے بطور بادشاہ اپنی رعایا پر احکام جاری کرنا اور اس سلسلہ میں ساری کائنات اللہ تعالےٰ کی رعایا ہے جس کے حکم جاری ہوتے ہیں (ذرا تفصیل آپ کو بتا دوں) اس بادشاہ کا ہر آن اربوں دفعہ شاید، بے شمار دفعہ جاری ہوتا ہے۔ قرآن کریم نے بتایا ہے علم کے بغیر سمندروں کا پانی بخارات کی شکل اختیار نہیں کرتا۔ قرآن کہتا ہے کہ ہمارے حکم کے بغیر یہ بخارات کسی ایک جہت کی طرف حرکت نہیں کرتے۔ ہواؤں کو جب تک حکم نہ ہو وہ ادھر نہیں جاتیں۔ قرآن کریم کہتا ہے کہ یہ بادل ہمارے حکم سے ایسے بنتے ہیں کہ اس میں سے بارش کے قطروں کا گرنا ممکن ہو جائے۔ قرآن کریم کہتا ہے کہ ہر تبدیلی اس کائنات میں، کائنات کی ہر جزو میں، گندم میں گندم کے ہر دانہ میں اس وقت تک نہیں ہوتی جب تک

اللہ تعالےٰ کا حکم

نازل نہ ہو۔ یہاں بہت سے زمیندار بھی بیٹھے ہوں گے۔ گندم کے دانے جا کے پھینک دیتے ہیں زمین میں یا ڈرل کر دیتے ہیں یا چھٹا کر کے اوپر ہل چلا دیتے ہیں۔ آپ کا جو عمل ہے اس کا ایک نتیجہ نکلنا چاہیئے نا۔ مگر ایک سا نتیجہ نہیں نکلتا۔ بعض دانے ہیں وہ جرمینیٹ (GERMINATE) ہی نہیں کرتے۔ آپ کا تو کوئی اختیار نہیں اس میں۔ نہ آپ نے حکم دیا کسی دانے کو کہ تو GERMINATE کر یعنی روئیدگی نکل آئے۔ اور نہ کسی کو حکم دیا کہ نہ نکل۔ پھر روئیدگی جن کی نکلی ان میں سے بعض مرجاتے ہیں۔ میں آپ زمیندار ہوں۔ میں نے گندم بوئی ہے۔ کھڑے ہو کے اس کا مشاہدہ کیا ہے۔ الٰہی آیات کو سمجھنے کے لئے۔ اس کی جو صفات جلوہ گر ہوتی ہیں ہر چیز کے اوپر۔ پس میرا ذاتی مشاہدہ ہے جو میں بیان کر رہا ہوں۔ بعض ایسے دانے ہیں جو بہت طاقتور نظر آتے ہیں اُگنے کے وقت، خیال ہوتا ہے اچھا پودا بنے گا۔ مگر چند دنوں کے بعد وہ مرجاتے ہیں۔ بعض ایسے دانے ہیں جو بڑے ضعف کی حالت میں زمین سے باہر نکالتے ہیں۔ اور آخر میں وہ پھل دیتے ہیں۔ سنبلیں ان میں نکلتی ہیں۔ اور دانوں سے بھری ہوئی ہوتی ہیں۔ بعض دانے ایسے ہیں جو نکلتے ہیں لیکن آپ کے لئے نہیں نکلتے۔ وہاں فاختہ آتی ہے کھا جاتی ہے۔ کسی نے محاورہ بنایا تھا کہ ہر دانے پر نام لکھا ہوتا ہے کہ یہ کس کا رزق ہے۔ لکھا ہوتا ہے یا نہیں، لیکن

خدا کی تقدیر میں

ضرور لکھا ہوا ہے۔ گندم کے دانوں کو کھانے والے بعض ایسے ہیں جو صرف روئیدگی جو نکلی ہے اس کو کھا لیتے ہیں)۔ اور جو دانہ باقی رہ جاتا ہے اس کو نہیں پھینک دیتے ہیں۔ پھر کیڑے آتے ہیں ان کو کھاتے ہیں۔ پھر آگے DIVISION OF FOOD جو تقسیم ہے کھانے کی شروع ہو جاتی ہے۔

تو لَہُ الْمُلْکُ۔ بادشاہت حقیقتاً اسی کی ہے۔ اور شہنشاہ ہونے کی حیثیت میں ہر آن بے شمار احکام اس کے نازل ہو رہے ہیں۔ اور سارے کے سارے احکام ایسے ہیں۔ وَلَہُ الْحَمْدُ جس سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ محامدِ کاملہ کا وہ مستحق ہے۔ کوئی ایک صفتِ باری ایسی جلوہ گر نہیں ہوتی اس کائنات میں جس سے یہ نتیجہ نکلے کہ نعوذ باللہ خدا تعالےٰ میں کوئی ضعف ہے۔ حکم اسی کا چلے گا۔ وَھُوَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ۔ ہر چیز پر وہ قادر ہے۔ انسان کے علاوہ جو کائنات ہے اس میں وہ جو چاہتا ہے ہو جاتا ہے۔ اس معنی میں کہ یَفْعَلُوْنَ مَا یُؤْمَرُوْنَ۔ ایسی چیزیں بھی ہمارے علم میں آئیں کہ کئی ہزار سال کی تدریجی تبدیلیوں کے بعد وہ چیز بن گئی۔ مثلاً ہیرا ہے۔ ہیرا ژالہ باری کے ژالہ کی طرح آسمان سے تو نہیں گرا۔ اسی زمین کے ذرّوں میں جن میں سے بعض گندم کے پودے کی شکل اختیار کر گئے ہزار ہا سال تبدیلیاں آئیں۔

خدا تعالےٰ کے جلوے

ان پر ظاہر ہوتے رہے، تدریج کا حکم جاری ہے۔ اور وہ ہیرا بن گیا۔ ست سلاجیت ست سلاجیت جو ہے اس پر ہمارے حکماء، اطباء نے تحقیق نہیں کی تھی۔ اب ریسرچ ہوئی ہے۔ یہ ایک سبز رنگ کا پودا بڑا باریک، پہاڑوں کے پتھروں پہ ہوتا ہے اسے لیچن کہتے ہیں انگریزی میں۔ اس پر سے پانی کی طرح کوئی چیز گرتی ہے۔ اگر یہ ایسے پتھر کے اوپر ہو جس میں دراڑ آئی ہوئی ہو تو اس کے اندر گرتا رہتا ہے وہ پانی۔ اور سینکڑوں سال بعد وہ ست سلاجیت بن جاتی ہے۔ اور اس میں بڑی طاقت ہے اور خدا تعالےٰ کی صفات نے اس کو مفید صحت بنایا ہے۔ اب نئی ریسرچ جو ہے اس میں زیادہ تر رکشیا نے کی ہے وہ یہ ہے کہ ست سلاجیت میں قدرتِ باری کی نکلی ہوئی وہ اینٹی بایوٹک ہے جس میں ... اور

کوئی نہیں ہے - اور نمبر ۲ جرم کُش دوائی ہے - شہد کی مکھی نے جو اینٹی بایوٹک PROPOLIS بنائی ہے اس کے بعد کہتے ہیں یہ نمبر ۲ ہے -
وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ - جہاں تک انسانوں کا تعلق تھا قرآن کریم میں اعلان کیا گیا کہ تم مجھے میرے منصوبوں میں ناکام نہیں کر سکتے - وَمَا اَنْتُمْ بِمُعْجِزِيْنَ - عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ کا ہی ہے وہ جلوہ - پہلے کائنات کا ذکر ہے - فرمایا :-

يُسَبِّحُ لِلّٰهِ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ

پھر انسان جس کی خاطر یہ سب کچھ ہوا اس کو مخاطب کر کے کہا -

هُوَ الَّذِيْ خَلَقَكُمْ

خدا تعالیٰ نے تمہیں پیدا کیا ہے - خدا تعالیٰ نے کسی مقصد کے لئے تمہیں پیدا کیا ہے - جس مقصد کے لئے تمہیں پیدا کیا ہے اس مقصد کے حصول کے لئے جتنی جس قسم کی قوتیں اور استعدادیں تمہیں چاہئیں تھیں وہ اس نے تمہیں عطا کر دیں - ان قوتوں کی نشوونما کے لئے جو چیز بھی چاہیئے تھی وہ تمہارے لئے میسر کر دی - اور تمہیں یہ طاقت دی کہ اپنی قوتوں کو استعمال کرو - اور لَيْسَ لِلْاِنْسَانِ اِلَّا مَا سَعٰى - تمہیں کہا - طاقتوں کا صحیح استعمال ، اور کامل استعمال تمہاری قوتوں اور استعدادوں کی کامل نشوونما کے لئے ضروری ہے اور کہا یہ کہ یہ سب کچھ جو ہے ، ہر حرکت ، انسانی زندگی کی یہ خدا تعالیٰ کی طرف لے جانے والی ہے - وَمَا خَلَقْتُ الْجِنَّ وَالْاِنْسَ اِلَّا لِيَعْبُدُوْنِ بندہ بننے کے لئے - اس غرض کے لئے پیدا کیا ہے کہ انسان خدا تعالیٰ کی صفات اپنے اخلاق کے اندر پیدا کرے - تَخَلَّقُوْا بِاَخْلَاقِ اللّٰهِ - لیکن فَمِنْكُمْ كَافِرٌ ، تمہیں آزادی تھی تم میں سے کُچھ کافر بن گئے - میرے ذہن میں تو یہ آیا کہ

گناہ کی حقیقی تعریف

یہ ہے کہ خدا تعالیٰ کی دی ہوئی قوت کا غلط استعمال کرنا یا استعمال نہ کرنا ہی گناہ ہے - اگر ساری قوتیں اور استعدادیں اللہ تعالیٰ نے ایک انسان کو تخلق باخلاق اللہ کے لئے دیں تو ہر غفلت جو ہے وہ تخلق باخلاق اللہ میں غفلت پیدا کرتی ہے - وہ گناہ ہے - وَمِنْكُمْ مُؤْمِنٌ - ایک طرف کافر ہیں تو دوسری طرف انتہائی قربانی دے دینے والے ، ایثار پیشہ ، جاں نثار مومن بھی پائے جاتے ہیں - لیکن یہ فیصلہ کرنا کہ حقیقی اخلاص کس سینہ اور کس دل میں ہے یہ انسان کا کام نہیں - وَاللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ بَصِيْرٌ - جو تمہارے اعمال اور اعمال کے پیچھے جو نیتیں ہیں جن نیتوں کے ساتھ تم اعمال کرتے ہو اُسے صرف اللہ تعالیٰ جانتا ہے - بسا اوقات انسان خود بھی اپنے نفس کو دھوکا دیتا ہے - لیکن کوئی انسان کسی حالت میں بھی اپنے خدا کو دھوکا نہیں دے سکتا - وَاللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ بَصِيْرٌ -

وَلَهُ الْحَمْدُ ، دونوں آیات میں آیا ہے - ایک میں پہلے ایک میں بعد - بڑا اہم ہے " لَهُ الْحَمْدُ " کے فقرہ میں - حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اس کے متعلق مثلاً یہ کہا کہ تمام اقسام حمد سے کیا باعتبار ظاہر کے ، اور کیا باعتبار باطن کے ، اور کیا باعتبار ذاتی کمالات کے اور کیا باعتبار قدرتی عجائبات کے -
نیز (مجھے خیال آیا) کیا باعتبار جزا کے - (یہ نہیں کہ فیصلہ کرتے ہوئے مجبور انسانوں کی طرح غلط فیصلہ کر دے) اور کیا باعتبار سزا کے - وہ خالق اور مالک ہے نا - لَهُ الْمُلْكُ اور حاکم ہے لَهُ الْحُكْمُ اس واسطے اس کی صفت یہ ہے : يَغْفِرُ لِمَنْ يَّشَآءُ وَيُعَذِّبُ مَنْ يَّشَآءُ جس کو چاہے بخش دے جس کو چاہے دوزخ میں ڈال دے - کسی انسان کا یہ کام ہی نہیں کہ جہنم کے لئے وارنٹ جاری کر دے - یا جنت کے لئے سرٹیفکیٹ ISSUE کرنا شروع کر دے - يَغْفِرُ لِمَنْ يَّشَآءُ وَيُعَذِّبُ مَنْ يَّشَآءُ - یہ اللہ تعالیٰ کا کام ہے جو خدا کے کام ہیں وہ خدا کے لئے چھوڑ دو - جو ہم عاجزوں کے کام ہیں ہمیں چاہیئے کہ ہم

اپنی فکر کریں

جائزانہ راہوں کو اختیار کرتے ہوئے اور اس چیز میں کوئی دوسرا اس کا شریک نہیں ہے - قرآن کریم نے یہ کہا ہے :-

يَغْفِرُ لِمَنْ يَّشَآءُ وَيُعَذِّبُ مَنْ يَّشَآءُ

کوئی دوسرا اس میں شریک نہیں ہے - اسی طرح لَهُ الْحَمْدُ ، اس کا ایک پہلو یہ ہے کہ اپنی ذات و صفات میں کامل تعریف کا مستحق - ایک یہ ہے کہ انسان بھی مجبور ہو جاتا ہے اس معرفت کے حصول پر کہ خدا تعالیٰ تمام تعریف کا مستحق ہے اس لئے کہ ایک حُسن کامل ہے - اَللّٰهُ نُوْرُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ اور ایک احسان کامل ہے اور یہ دونوں خوبیاں اللہ تعالیٰ کی ذات میں ہیں - انسان کا تعلق تو اسی مخلوق سے ہو سکتا تھا جسے آزادی دی گئی تھی - کیونکہ اسی کی فطرت اسے سمجھ سکتی ہے -

تیسری بات ان حقائق کی روشنی میں بندہ یہ سمجھے اور اس پر ایمان لائے اور اس کے مطابق اپنی زندگی ڈھالنے پر مجبور ہوتا ہے کہ کیونکہ اِنِ الْحُكْمُ اِلَّا لِلّٰهِ اس لئے عَلَيْهِ تَوَكَّلْتُ - جب حاکمیت اعلیٰ صرف اللہ تعالیٰ کی ہے اس لئے

توکل صرف خدا پر ہونا چاہیئے

اور مَیں توکل صرف خدا پر کرتا ہوں نہ کسی اَور پر - نہ کسی حکومت پر توکل نہ ان سے کوئی لالچ ، نہ کوئی خوشامد - ہر ایک کو اس کا حق دو - لیکن توکل صرف ، بھروسہ صرف اللہ تعالیٰ کی ذات پر کرو - وَعَلَيْهِ فَلْيَتَوَكَّلِ الْمُتَوَكِّلُوْنَ - جو توکل کی حقیقت کو اور اس کی رُوح کو سمجھنے والے ہیں وہ تو اللہ تعالیٰ پر ہی توکل کیا کرتے ہیں -

سورہ رعد میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا (نمبر چار میں نے بتایا ہے میں تمہید کے POINT بتا رہا ہوں)

اَوَلَمْ يَرَوْا اَنَّا نَاْتِي الْاَرْضَ نَنْقُصُهَا مِنْ اَطْرَافِهَا

اور کیا انہوں نے دیکھا نہیں ہم ملک کو اُس کی تمام اطراف سے کم کرتے چلے آرہے ہیں - نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب مبعوث ہوئے اور قرآن عظیم ایک کامل کتاب کی شکل میں آپ نے انسان کے ہاتھ میں دی - اور وفات کے وقت بھی آپ نے فرمایا کہ میں تمہارے پیچھے یہ کتاب چھوڑ کے جا رہا ہوں - اگر تم اسے مضبوطی سے پکڑے رہو گے ، کامیاب ہو گے - اسے چھوڑ کر اِدھر اُدھر جانے کی ضرورت نہیں -
قرآن - قرآن - قرآن - اس وقت اللہ تعالیٰ کا یہ حکم جاری ہوا کہ آہستہ آہستہ بتدریج اسلام غالب ہوتا چلا جائے گا - وقتی طور پر اور بعض مخصوص خطہ ہائے ارض میں جو کمزوری بھی پیدا ہوئی ہے اس کے باوجود اگر آپ غور کریں تو آپ کو بتدریج ترقی ، ارتقاء نظر آئے گا - حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا ہے کہ جو فیج اعوج کا زمانہ تھا اور اسلام کا انتہائی تنزل کا زمانہ جسے ہم کہتے ہیں اس میں بھی

لاکھوں بزرگ اولیاء

اسلام کے اندر پیدا ہو رہے تھے - تو ظاہر ہے کہ جس وقت لاکھوں مُسلمان بھی نہیں تھے اُس وقت لاکھوں اولیاء کا سوال تو پیدا نہیں ہوتا تھا - پھیلاؤ ہو رہا ہے - اس پھیلاؤ میں (جس طرح MAGNIFYING GLASS سے آپ چیز دیکھتے ہیں) بعض نقائص جو تھے وہ زیادہ نمایاں ہو کر سامنے آئے - اس میں کوئی شک نہیں ، نہ ہمارے لئے شرم کی بات ہے اور نہ ہمیں کوئی حجاب ہے کہ ہم اس بات کو تسلیم کریں - ٹھیک ہے - لیکن جو خوبیاں تھیں ، وہ بھی اسی طرح وسعت کے ساتھ ہمارے سامنے آگئیں - اور ان کا پلہ بھاری ہے - افریقہ کو لے لو ایک مثال - وہاں کی بدعات سے متاثر ہو کر ایک خطۂ افریقہ میں مسلمانوں نے " دریا " کی پرستش شروع کر دی جس طرح نیل کی پرستش کی گئی - اس وقت اللہ تعالیٰ نے حضرت عثمان فودی رحمۃ اللہ علیہ کو پیدا کر دیا - اور حضرت عثمان فودی رحمۃ اللہ علیہ نے (یا اُن کے بھائی یا بیٹے نے) لکھا ہے کہ اولیائے خطۂ افریقہ (جس کے ساتھ ان کا تعلق تھا) کو اللہ تعالیٰ نے وحی کے ذریعہ یہ خبر دی کہ اس علاقہ میں ایک مجدد پیدا ہو گا - اور بڑی نصرت خدا کی ملی اُن کو - قرآن کریم نے وعدہ دیا تھا : وَاَنْتُمُ الْاَعْلَوْنَ اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِيْنَ غیروں کی اَور اپنوں کی تلواریں میانوں سے باہر نکل آئیں مٹھی بھر چند آدمی تھے اس وقت اُن کے ساتھ - بعض جگہ اُن کو تکلیفیں بھی اُٹھانی پڑیں - جانیں بھی دینی پڑیں - وقتی طور پر شکست بھی کھانی پڑی تب بھی ہٹنا

پڑا۔ (یہی پوری تصویر ہے اسلام کی) لیکن آخری فتح ان کی ہوئی۔ اور پھر انہوں نے تمام

بدعات کو اپنے علاقے سے مٹا دیا

اپنے اس مقصدِ بعثت کے حصول میں کامیاب ہو گئے اور خالص اسلام کو انہوں نے قائم کیا۔ لیکن پھر بدعات آگئیں۔ پھر اندر آگئیں۔ تنزل آیا۔ اپنے عظیم ورثہ کو بھول گئے۔ یہ کشمکش، یہ جدوجہد، یہ مجاہدہ اسلامی زندگی میں، یہ تو ہے لیکن بتدریج کمزوری کا پہلو، یہ نہیں ہے۔ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی زندگی میں اسلام بتدریج ارتقائی مدارج طے کرتا رہا۔ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی زندگی میں یہ واقعہ بھی ہوا کہ ایک منافق نے (لعنۃ اللہ علیہ) کہا کہ مدینہ جا کے جو سب سے زیادہ عزیز ہے یعنی وہ خود، ماہ دین منافق، وہ نعوذ باللہ اس شخص کو جو سب سے زیادہ ذلیل ہے نکال دیگا۔ اس قسم کے لوگ وہاں بھی پیدا ہوئے۔ اس کا یہ مطلب تو نہیں تھا کہ اسلام یا محمد صلی اللہ علیہ وسلم ناکام ہوئے۔ ہرگز نہیں۔ اس کا مطلب یہ تھا کہ یہ باتیں تو ہوں گی لیکن اَوَلَمْ یَرَوْا اَنَّا نَاْتِی الْاَرْضَ نَنْقُصُهَا مِنْ اَطْرَافِهَا۔ لیکن تدریجی ترقی اس عظیم دین اسلام کو ملتی چلی جائے گی۔ تیرہ سو سال تک جیسا کہ بتایا جاتا رہا اب اس زمانہ میں نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم سے اللہ تعالیٰ نے جو وعدہ کیا تھا اَوَلَمْ یَرَوْا اَنَّا نَاْتِی الْاَرْضَ نَنْقُصُهَا مِنْ اَطْرَافِهَا۔ یہ اپنے عروج کو پہنچے گا اور نوعِ انسانی ایک ...

بھاری اکثریت کے ساتھ

کہ جو باقی رہ جائیں گے وہ کسی شمار میں نہیں ہوں گے۔ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے جھنڈے تلے جمع کر دیئے جائیں گے۔ اس آیت کے آگے آتا ہے وَاللّٰهُ یَحْكُمُ۔ حکم خدا کا جاری ہوتا ہے۔ کوئی اس کو بدل نہیں سکتا۔ لَا مُعَقِّبَ لِحُكْمِهٖ۔ ایسے لوگ پیدا ہوں گے جو کہیں گے ہم خدا کے فیصلوں کو بدلنا چاہتے ہیں۔ اسی شریعت بعض لوگ ... چلانی شروع کر دیتے ہیں۔ اللہ تعالےٰ فرماتا ہے کوئی اس کے فیصلہ کو تبدیل کرنے والا نہیں ہے۔ لَا مُعَقِّبَ لِحُكْمِهٖ۔ اس کے معنی لغت نے کئے ہیں کہ عَقَّبَ الحَاكِمُ عَلٰی حُكْمِ سَلَفِهٖ کہ جو پہلا حاکم ہے اس کے فیصلہ کو وہ تبدیل کرتا ہے۔ اور اس کے اوپر تنقید کرتا ہے۔ اور اس کی غلطیاں نکالنے کی کوشش کرتا ہے۔ تو لَا مُعَقِّبَ لِحُكْمِهٖ جو خدا کا فیصلہ ہے وہ جاری ہوگا جاری رہے گا اور دنیا کا کوئی حاکم جو ہے وہ خدا کے فیصلہ میں غلطیاں نہیں نکال سکے گا۔ جو خدا کا حکم ہے اس کے مطابق مسلمان کو زندگی گزارنی پڑے گی۔ جو گزارے گا وہ کامیاب ہوگا۔ جو نہیں گزارے گا ..... خدا جانے ہمیں تو نہیں ہے شوق کہ

خدا تعالےٰ کی گرفت کے اندر آئے کوئی

ہم تو دعائیں کرتے ہیں یَغْفِرُ لِمَنْ یَّشَآءُ وَیُعَذِّبُ مَنْ یَّشَآءُ۔ آپ بھی اسے سامنے رکھا کریں۔ بعض احمدی بھی غصے میں آ کر کہتے ہیں تو نے جہنم میں جانا ہے کون ہوتے ہو تم کسی کو جہنمی سمجھنے والے۔ ایک عیسائی کے متعلق بھی نہیں ہم کہہ سکتے اگر یَغْفِرُ لِمَنْ یَّشَآءُ وَیُعَذِّبُ مَنْ یَّشَآءُ ہے تو ایک مشرک کے متعلق بھی تم نہیں کہہ سکتے۔ تو جو خدا کا حکم ہے وہ اپنی زندگیوں میں جاری کرو۔

لَا مُعَقِّبَ لِحُكْمِهٖ اور وَهُوَ سَرِیْعُ الْحِسَابِ

میں پھر اس پر میں غور کر رہا تھا تو

"وَهُوَ سَرِیْعُ الْحِسَابِ"

کی یہ تفسیر سامنے آئی کہ چودہ سو سال سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے منصوبہ کو ناکام کرنے کے لئے کروڑوں منصوبے بنائے گئے۔ اور سَرِیْعُ الْحِسَابِ کا جلوہ ہے اللہ تعالیٰ ساتھ ساتھ ان کو ناکام کرتا چلا گیا۔

بڑی جلدی ان کو پکڑ آ گیا۔ ان پر گرفت ہوئی۔ کسریٰ نے ایک منصوبہ بنایا۔ جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات ہوئی تو (تاریخ نے اسے محفوظ رکھا اور یاد رکھنے والی بات ہے) اس وقت کسریٰ کی ایران میں جو حکومت تھی وہ بڑی طاقتور تھی۔ دنیا کی دو بڑی طاقتور حکومتوں میں سے ایک تھی۔ دوسری قیصر کی حکومت تھی جس طرح کسی زمانہ میں سمجھا جاتا تھا

امریکہ اور روس دو بڑی طاقتیں ہیں

اب حالات بہت بدل گئے ہیں۔ لیکن ایک وقت میں یہی بڑی دو سمجھی جاتی تھیں۔ کسریٰ نے اپنے درباریوں کو اکٹھا کیا۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے وصال کے معاً بعد اور ان کو کہا کہ محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کا وصال ہو گیا اور مسلمان اس وقت ابتری اور انتشار کی حالت میں ہیں۔ یہ وقت ہے کہ اگر ایک کاری ضرب لگائی جائے تو اسلام کو کلیۃً صفحۂ ارض سے مٹایا جا سکتا ہے۔ اور کوئی طاقت اس کاری ضرب کے مقابلہ میں ان کی حفاظت کرنے والی نہیں (اور خدا تعالیٰ نے اس کے منہ سے ایک عجیب فقرہ نکلوایا) سوائے اس کے کہ خدا تعالیٰ ان کو بچا لے۔ اس نے کہا مشورہ دو میں کیا کروں۔ کاری ضرب لگانا چاہتا ہوں۔ انہوں نے کہا ہماری سرحدوں پر جو عرب قبائل بستے تھے کچھ بت پرست تھے، کچھ عیسائیت قبول کر چکے تھے۔ ایک بڑے احسان رہے اسلام کے آنے سے پہلے ان قبائل پر۔ ہمارے وہ غلاموں کی طرح تھے۔ دربار میں آتے تھے، گھٹنے ٹیکتے تھے آپ کے سامنے۔ ان سرداروں کو بلائیں احسان سے کام لیں۔ کیونکہ وہ حدیث العہد ہیں۔ ان کے اسلام پر لمبا عرصہ نہیں گزرا نئے نئے مسلمان ہوئے ہیں۔ ان کی تربیت کوئی نہیں ہے۔ وہ قابو آجائیں گے آپ کے اس نے کہا

بڑا صحیح مشورہ

ہے۔ اس نے پیغام بھیجے۔ چھ اور سات سو کے درمیان عرب سردار اس کے دربار میں اکٹھے ہوئے۔ پس ان کا اندازہ صحیح تھا اور ان سے اس نے مشورہ کیا۔ ان کو روپے دیئے۔ ان کو ہتھیار دیئے۔ اور کہا اس طرح جا کے ارتداد کر دو۔ اور اس قدر عظیم یہ فتنہ تھا اسلام کے خلاف نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے معاً بعد یہ بات اس کی سچی تھی کہ دنیا کی کوئی طاقت اس وقت اسلام کو نہیں بچا سکتی تھی سوائے اس کے کہ خدا تعالےٰ اسلام کی حفاظت کرتا۔ اتنے بڑے فتنہ کو مٹانے کے لئے حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالےٰ عنہ صرف اٹھارہ ہزار کی فوج تیار کر سکے اور ہر معرکہ میں فوج کے مقابلہ میں ستر اسی ہزار کی فوج کے ساتھ ہوا۔ ... ہے۔ اور ناکام ہو گیا۔ ابھی جب وہ ... تو قیصر نے یہ سمجھا ... منصوبہ بنایا جائے کہ یہ تو ادھر پھنسے ہوئے ہیں ... ضرب لگاؤ۔ آگے بڑھا۔ لیکن اس کو معلوم ہو گیا پہلی دو تین ... کہ میرے اندازے غلط نکلے۔ یہ اتنے کمزور نہیں کہ میں ان کو آسانی سے شکست دے سکوں۔ پھر اس نے اکٹھا کیا دربار میں اپنے مشیروں کو اور کہا کہ میں ایک ایسی ضرب لگانا چاہتا ہوں کہ مدینہ میں بھی کوئی مسلمان نہ رہے۔ اس منصوبہ کے لئے تین لاکھ کی فوج تیار کی گئی۔ جو اس محاذ پر حملہ آور ہوئی۔ صرف

چالیس ہزار مسلمان

ان کے مقابلے میں آئے۔ جب صف آرائی ہوئی تو انہوں نے پچھتر پچھتر ہزار کے یونٹ بنا کے چار حصوں میں محاذِ جنگ کو تقسیم کر کے مستقل کر ... نہیں کر دیا۔ اور ہر پچھتر ہزار کے مقابل صرف دس ہزار مسلمان تھے۔ لیکن خدا تعالیٰ نے کہا تھا کہ میں نے فیصلہ کر دیا ہے

نَاْتِی الْاَرْضَ نَنْقُصُهَا مِنْ اَطْرَافِهَا

یہ جیتیں گے۔ وَاللّٰهُ یَحْكُمُ۔ حکم خدا کا جاری ہو اور کامیاب ہو ... لَا مُعَقِّبَ لِحُكْمِهٖ۔ انجام کسریٰ کی فوجوں کی شکست۔ یرموک کے میدان میں ستر ہزار لاشیں چھوڑ کر قیصر کی تین لاکھ فوج کا بھاگ کھڑا ہونا ثابت کرتا ہے

لَا مُعَقِّبَ لِحُكْمِهٖ

خدا کے حکم کو کوئی تبدیل نہیں کر سکتا۔

اب آج کے زمانہ میں چودہ سو سال ہمارے بزرگ یہ کہتے آئے ہیں کہ اس زمانہ میں جس کو آخری زمانہ کہا گیا ہے

یہ وعدہ

جو اللہ تعالیٰ نے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ کیا تھا!

نَاْتِی الْاَرْضَ نَنْقُصُهَا مِنْ اَطْرَافِهَا

اپنے عروج کو پہنچے گا اور پورا ہوگا۔ اور نوعِ انسانی کو اسلام کا حسن اور اسلام کا احسان اور اسلام کا نور اپنے احاطہ میں لے گا۔ اور ایک خاندان کی طرح

ان کو بنا دے گا
یہ پورا ہوگا

اس کے مقابلے میں آج کون
شخص کھڑا ہو سکے یہ کہے گا کہ خدا

لا مبدل لکلماتہ
میں آج خدا کے فیصلے میں تبدیلی کرتا ہوں
کسی ماں نے ایسا بچہ نہیں جنا جو خدا کا کہا رد کر دے ہوگا

(بشکریہ الفضل ۲۰ جون ۱۹۸۱ء)

حسن ظنی کے تین فوائد

ارشاد حضرت اقدس المسیح الموعود رضی اللہ عنہ

"جو شخص دوسرے کی تکذیب نہیں کرتا لازمی بات ہے کہ وہ حسن ظنی کرے گا کیونکہ تکذیب نہ کرنے کا لازمی نتیجہ حسن ظنی ہے اور جب وہ حسن ظنی کرے گا تو لازمی بات ہے کہ اس کے نتیجہ میں دلوں کو اطمینان حاصل ہوگا۔ ساری خرابی بدظنی سے ہی پیدا ہوتی ہے۔ اگر انسان بدظنی سے کام لینے لگے تو وہ یہ بھی خیال کر سکتا ہے کہ میری بیوی نے کہیں کھانے میں زہر نہ ملا دیا ہو لیکن اگر اس طرح انسان خیال کرنے لگے تو یہ دنیا ہی دوزخ بن جائے اسی طرح اور بیسیوں معاملات ہیں جن میں حسن ظنی سے کام لینا پڑتا ہے۔ اور اگر انسان شکوک و شبہات میں مبتلا رہے تو اس کے نتیجہ میں بیسیوں خرابیاں پیدا ہو جائیں لیکن جب لڑائی جھگڑا نہ ہو اور کاموں کی بنیاد حسن ظنی پر ہو تو دلوں کو اطمینان رہتا ہے اور یہ ایک بہت بڑی قومی نعمت ہے جو حسن ظنی سے حاصل ہوتی ہے پھر اس کا فائدہ یہ ہوتا ہے کہ قومی تعاون حاصل ہوتا ہے۔ جب انسان حسن ظنی سے کام لے گا تو نیکی کے کاموں میں وہ دوسروں کی مدد بھی کرے گا اور ان کے تعاون کو بھی قدر کی نگاہ سے دیکھے گا اور اس طرح ایک دوسرے کے تعاون سے قوم میں ترقی کی روح پیدا ہو گی۔ اگر انسان یہ خیال کرے کہ فلاں شخص تو میرا دشمن ہے تو اس کے بعد وہ اس کی مدد کے لئے کھڑا نہیں ہو سکتا۔ لیکن اگر وہ یہ بدظنی نہ کرے اور یہی سمجھے کہ وہ میرا دوست ہے تو ضرورت کے وقت وہ اس کی مدد کرنے کے لئے تیار ہو جائے گا۔ پس حسن ظنی کا دوسرا فائدہ یہ ہے کہ قومی تعاون کی روح اس سے ترقی کرتی ہے۔ تیسرے حسن ظنی کے نتیجہ میں اقدام عمل کے وقت یہ خوف نہیں ہوتا کہ دوسرے الزام لگا کر میری سکیم کو ناکام بنا دیں گے بلکہ وہ دوسروں پر حسن ظنی کرتے ہوئے ہر خطرہ کو برداشت کرنے کے لئے تیار ہو جاتا ہے۔ مثلاً کوئی شخص مصیبت میں مبتلا ہو اور یہ سمجھے کہ اس کے ہمسائے فوراً اس کی تکلیف دور کرنے کے لئے خطرہ میں کود پڑیں گے تو جس دلیری سے وہ مشکلات کا مقابلہ کرنے کے لئے کھڑا ہوگا۔ اس دلیری سے وہ شخص کھڑا نہیں ہو سکتا جو سمجھتا ہے کہ نہ معلوم میرے ہمسائے اور دوست میری مدد کریں گے یا نہیں۔ پس حسن ظنی کی وجہ سے اقدام عمل کے وقت زیادہ دلیری پیدا ہو جاتی ہے اور انسان قوم کی خاطر ہر بڑی سے بڑی قربانی کرنے کے لئے تیار رہتا ہے۔ غرض یہ تین فوائد ہیں جو حسن ظنی سے حاصل ہو سکتے ہیں۔"

(ماخوذ از تفسیر کبیر جلد ششم نصف اوّل سورۃ النساء صفحہ ۵۶ و ۵۷)

(مرسلہ مکرم بشیر الدین الہ دین صاحب سیکرٹری تبلیغ و تربیت سکندرآباد)

درخواست دعا

مکرم غلام علی صاحب (اڑیشہ و بنگال) اپنے لئے اور اپنی ... برائے کے لئے احباب جماعت کی خدمت میں دعا کی درخواست کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ انہیں زیادہ سے زیادہ خدمات دینیہ بجا لانے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔

(ایڈیٹر بدر)

جمشید پور مشن کی تبلیغی مساعی

اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے ماہ جون کے دوسرے ہفتہ میں شہر کے مختلف حلقوں میں اسلام اور احمدیت کا پیغام پہنچانے کے لئے مجلس خدام الاحمدیہ و انصار اللہ کے تعاون سے چار ہزار افراد تک اسلام و احمدیت کا پیغام پہنچانے کا پروگرام عمل میں لایا گیا۔ اس کے لئے سب سے پہلے اردو۔ ہندی۔ بنگلہ اور اڑیہ زبانوں میں مختلف قسم کا لٹریچر جمع کیا گیا۔ اسی طرح اس موقعہ پر عیسائی حلقوں میں اسلام اور احمدیت کا پیغام پہنچانے کے لئے "شب ستارِش" نام سے ایک ہینڈ بل ۳۰۰۰ کی تعداد میں مشن کی طرف سے باجازت نظارت تبلیغ شائع کیا گیا۔

مختلف عہدیداروں کی قیادت میں وفود مشن سے سائیکلوں پر ڈیرا علاقوں میں بغرض تبلیغ بھیجے گئے اس موقعہ پر مکرم مولوی شمس الحق صاحب معلم وقف جدید کی قیادت میں موسیٰ بنی کی جماعت سے بھی خدام کا ایک گروپ آیا تھا انہوں نے بھی اس پروگرام میں حصہ لیا۔ غیر از جماعت احباب نے سلسلہ کا لٹریچر بخوشی قبول کیا اور بہتوں نے مشن پر آنے کا وعدہ کیا اور اس طرح ایک ہی دن میں چار ہزار افراد تک احمدیت کا پیغام پہنچانے کی توفیق ملی الحمد للہ۔

تبلیغی جماعت کے وفد سے گفتگو

اسی ماہ مشن میں تبلیغی جماعت کا ایک وفد آیا ان سے گفتگو کی گئی بعد از گفتگو ان کو لٹریچر دیا گیا ان کے اجلاس میں شرکت کی گئی اور بعد از اجلاس لٹریچر تقسیم کیا گیا۔

عیسائی مناد سے تبادلہ خیالات

عرصہ زیر رپورٹ میں شری پریم سنگھ عیسائی مناد داؤد نگر سے تبادلہ خیالات ہوا۔ مسیح کی صلیبی موت سے نجات پر احمدیت کا نقطہ نظر ان کے سامنے واضح کیا گیا نیز سوالات ان سے انجیل کے تعلق سے کئے گئے مگر وہ لاجواب ہو گئے اور یہ کہنے پر مجبور ہوئے کہ انجیل کے تراجم میں غلطی بہت زیادہ ہے۔ اسی طرح ان تک اور بہت سے عیسائی دوستوں تک "محمد کا ہیانسینی" کتابچہ پہنچایا گیا تھا۔ الحمد للہ علیٰ ذلک

احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ ہماری اس مساعی کو قبول فرمائے آمین۔

خاکسار: عبد الرشید ضیاء مبلغ سلسلہ

احمدی طالبات کی میٹرک کے امتحان میں نمایاں کامیابی

خدا تعالیٰ کے فضل و رحم سے امسال میٹرک کے امتحان میں نصرت گرلز سکول قادیان کی احمدی طالبات نے نمایاں کامیابی حاصل کی ہے اس سال کل تیرہ عدد طالبات اس امتحان میں شامل ہوئیں جن میں سے بارہ عدد فرسٹ ڈویژن میں آئیں اور ایک کی سیکنڈ ڈویژن رہی۔ چنانچہ عزیزہ امۃ الباری صاحبہ بنت مکرم مولوی محمد حفیظ صاحب بقاپوری ۱۲۰۰ نمبرات میں سے ۹۲۸ نمبر لے کر اوّل عزیزہ امۃ الرؤف صاحبہ بنت مکرم شیخ عبد القدیر صاحب درویش ۸۳۹ نمبر لے کر دوم اور عزیزہ امۃ النصیر بشریٰ بنت مکرم فتح محمد صاحب گجراتی درویش ۸۲۹ نمبر لے کر سوم رہیں۔ اللہ تعالیٰ ان سب کے لئے یہ کامیابی مبارک کرے اور یہ کامیابی ان کے لئے مزید کامیابیوں کا پیش خیمہ ثابت ہو آمین۔

(ایڈیٹر بدر)

رمضان المبارک کے بعض اہم مسائل!

از مکرم مولوی عبد الرشید صاحب ضیاء فاضل مبلغ سلسلہ عالیہ احمدیہ

رمضان المبارک کا بابرکت مہینہ اپنے انوار و برکات کے لحاظ سے ایک بے نظیر مہینہ ہے اور یہ بابرکت مہینہ اپنی برکات روحانی اور انوار سماویہ کی وجہ سے مومنین کے دلوں کو نور اور روشنی عطا کرتا ہے یہ وہ ماہ مبارک ہے جس کا انتظار خدا کے فرمانبردار و تقویٰ شعار مومن گیارہ ماہ سے کر رہے تھے۔ وہ مبارک ماہ شروع ہو رہا ہے اس کے پیش نظر خاکسار نے اس مبارک ماہ کے چند مسائل سوال و جواب کے رنگ میں قرآن، حدیث اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ارشادات کی روشنی میں افادۂ احباب کے لئے مرتب کئے ہیں سب سے پہلے رمضان اور صوم کی تشریح کرتا ہوں۔

عربی زبان میں روزہ کو صَوم سے تعبیر کیا جاتا ہے لغت میں لفظ صوم کے معنی مطلقاً "الامساك" یعنی رکنے اور روکنے کے ہیں اور اسلامی اصطلاح یعنی شرعی اصطلاح کے بارے میں امام نووی رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں "انه امساك مخصوص فی زمن مخصوص بشرائط مخصوصة" یعنی کھانے پینے وغیرہ سے رکنے اور ایک خاص مقررہ وقت تک کے لئے رکنے اور پھر مخصوص شرائط کے ساتھ رکنے کو اسلامی اصطلاح میں صوم کہتے ہیں۔

رمضان کی وجہ تسمیہ بھی یہ ہے کہ اس میں روحانی تپش ہوتی ہے جو ایمانی حرارت میں اضافہ کرتی ہے عربی زبان میں رمض کے معنی پتھروں کی گرمی یا سورج کی گرمی کے ہیں۔ رمضان کی جمع رمضانات۔ رماضین ارمضاء۔ ارمضة ہے (المنجد)

روزہ اسلام کے بنیادی ارکان میں سے ایک اہم رکن ہے جس کی فرضیت کے بارے احکام ہجرت کے دوسرے سال ماہ شعبان میں نازل ہوئے۔

سوال ۱: کیا رمضان کے روزے فرض ہیں؟

ج: اس ماہ کے روزے ارشاد ربانی "کُتِبَ عَلَیْکُمْ" کی روشنی میں فرض ہیں۔

س: کیا اسلام سے قبل باقی ادیان میں بھی روزے کا حکم تھا؟

ج: ہاں! جیسے کہ کُتِبَ عَلَی الَّذِیْنَ مِنْ قَبْلِکُمْ کی نص صریح ہے البتہ روزہ کے احکام اور اس کی پابندیوں اور تعداد میں فرق تھا۔

س: جب روزے فرض ہیں تو مسافر یا مریض کے بارہ میں کیا حکم ہے؟

ج: قرآن حکیم میں آیا ہے فَمَنْ کَانَ مِنْکُمْ مَّرِیْضًا اَوْ عَلٰی سَفَرٍ فَعِدَّۃٌ مِّنْ اَیَّامٍ اُخَرَ۔ یعنی جو مریض ہو یا سفر میں ہو وہ اور دنوں میں گنتی پوری کر لے۔

س: جو لوگ کسی تکلیف کی وجہ سے روزہ کی طاقت نہیں رکھتے ان کے بارہ میں کیا حکم ہے؟

ج: ایسے لوگ حسب ارشاد خداوندی وَعَلَی الَّذِیْنَ یُطِیْقُوْنَهٗ فِدْیَۃٌ طَعَامُ مِسْکِیْنٍ اُن پر ایک مسکین کا کھانا دینا بطور فدیہ رمضان کے واجب ہے۔

س: روزہ کا مقصد قرآن مجید نے کیا بیان فرمایا ہے؟

ج: اللہ تعالیٰ نے روزہ کے درج ذیل مقاصد قرآن مجید میں بیان فرمائے ہیں

(۱) لَعَلَّکُمْ تَتَّقُوْنَ

تاکہ تم خدا تعالیٰ سے ڈرتے ہوئے اخلاقی کمزوریوں سے بچو۔

(۲) وَلِتُکَبِّرُوا اللّٰهَ عَلٰی مَا هَدٰىکُمْ

تاکہ تم اللہ تعالیٰ کی راہنمائی کے مطابق اس کی عظمت بیان کرو

(۳) لَعَلَّکُمْ تَشْکُرُوْنَ

تاکہ تم اس کا شکر کرو

س: روزہ رکھنا کس وقت سے شروع کیا جائے؟

ج: اول یہ کہ چاند دیکھ کر یا جب شعبان کے تیس (۳۰) دن پورے ہو جائیں تو روزے رکھنے شروع کریں جیسا کہ حدیث نبوی میں ہے۔ قال قال رسول اللّٰہ صلعم صُوْمُوْا لِرُؤْیَتِهٖ وَاَفْطِرُوْا لِرُؤْیَتِهٖ فَاِنْ غُمَّ عَلَیْکُمْ فَاَکْمِلُوْا عِدَّۃَ شَعْبَانَ ثَلَاثِیْنَ (متفق علیہ)

یعنی چاند دیکھ کر روزہ رکھا کرو اور ماہ شوال کا چاند دیکھ کر روزہ رکھنا چھوڑ دو اگر بادل کی وجہ سے چاند دکھائی نہ دے تو شعبان کے مہینہ کے تیس دن پورے کرو

س: جب اس مبارک ماہ کا چاند دیکھیں تو کیا کہنا چاہئے؟

ج: چاند دیکھتے وقت یہ دعا پڑھنی چاہیئے

اَللّٰهُمَّ اَهِلَّهٗ عَلَیْنَا بِالْاَمْنِ وَالْاِیْمَانِ وَالسَّلَامَةِ وَالْاِسْلَامِ رَبِّیْ وَرَبُّکَ اللّٰهُ

یعنی اے خدا ہم پر اس چاند کو امن ایمان سلامتی اور اسلام کے ساتھ چڑھا۔ اے چاند میرا اور تیرا رب اللہ ہی ہے

س: چاند دیکھنے کے لئے کتنے آدمیوں کی گواہی کافی ہے؟

ج: ایک مرد عادل کی گواہی (ابر کی حالت میں) کافی ہے

عن ابن عباسٍ قال جاء اعرابی الی النبی صلی اللّٰہ علیه وسلم فقال انی رأیت الهلال یعنی هلال رمضان فقال اتشهد ان لا اله الا اللّٰه قال نعم قال اتشهد ان محمدًا رسول اللّٰه قال نعم قال یا بلال اذّن فی الناس ان یصوموا غدًا۔ (ابوداؤد)

ترجمہ: حضرت ابن عباسؓ سے مروی ہے کہ ایک اعرابی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا کہ میں نے رمضان کا چاند دیکھا ہے آپؐ نے فرمایا کہ کیا تم یہ گواہی دیتے ہو کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں اس نے کہا ہاں۔ پھر آپؐ نے فرمایا کہ کیا تم گواہی دیتے ہو کہ محمد اللہ کے رسول ہیں اس نے کہا ہاں تب آپؐ نے حضرت بلال کو حکم فرمایا کہ وہ لوگوں میں اعلان کر دیں کہ وہ کل روزہ رکھیں۔

س: سحری کے بارے میں کیا ارشاد نبوی ہے؟

ج: سحری کھانا سنت ہے عن انس قال قال رسول اللّٰہ صلعم تَسَحَّرُوْا فَاِنَّ فِی السَّحُوْرِ بَرَکَۃً فرمایا کہ سحری کھایا کرو کیونکہ سحری کھانے میں برکت ہے۔

س: کیا سحری کو نظر انداز کر سکتے ہیں؟ یعنی نہ کھائیں۔

ج: نہیں، فرمایا السحور برکة فلا تدعوه ولو ان یجرع احدکم جرعة من ماء فان اللّٰه وملائکته یصلّون علی المتسحّرین (مسند احمد)

یعنی سحری میں برکت ہے اس کو ہرگز نظر انداز نہ کرو چاہے اس وقت پانی کا ایک گھونٹ ہی پی لیا جائے کیونکہ اللہ تعالیٰ اور اس کے فرشتے سحری کھانے والوں پر خیر و رحمت نازل کرتے ہیں۔

س: اہل کتاب اور مسلمانوں کے روزہ کے درمیان فرق کرنے والی کیا چیز ہے؟

ج: فصل ما بین صیامنا وصیام اهل الکتاب اکلة السحر (مسلم)

یعنی اہل کتاب کے اور ہمارے روزوں کے درمیان سحری کا کھانا تمیز کرتا ہے اہل کتاب کے روزوں میں سحری نہیں ہوتی

س: سحری اور فجر کی اذان میں کتنا وقفہ ہونا چاہئے؟

ج: قال تسحرنا مع رسول اللّٰہ صلعم ثم قام الی الصلوٰة قلت کم کان بین الاذان والسحور قال قدر خمسین آیة۔

یعنی سحری کھانے اور فجر کی اذان کے درمیان پچاس آیات پڑھنے تک کا وقفہ ہونا چاہئے۔

س: کیا روزے کی نیت ضروری ہے؟

ج: ہاں! کیونکہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو نیت نہ کرے اس کا کوئی روزہ نہیں

فمن لم یجمع الصوم قبل الفجر فلا صیام له۔

س: نیت کے الفاظ کیا ہیں؟

ج: روزہ رکھنے سے پہلے نیت کے طور پر یہ الفاظ پڑھنے چاہئیں

بِصَوْمِ غَدٍ نَوَیْتُ مِنْ شَهْرِ رَمَضَانَ۔ میں ماہ رمضان کے کل کے روزہ کی نیت کرتا ہوں۔

س: بھول کر کھا پی لینے سے روزہ کا کیا حکم ہے؟

ج: اگر بھول کر کھا پی لے تو روزہ نہیں ٹوٹتا وہ شخص اپنے روزہ کو پورا کرے کیونکہ اللہ نے ہی اس کو کھلایا ہے اور پلایا ہے (متفق علیہ)

س: کیا ان وجوہات سے روزہ ٹوٹتا ہے کہ نہیں؟
(۱) قے سے (۲) سینگی لگانے سے
(۳) مسواک سے رطب ہو یا یابس پہلے پہر ہو یا پچھلے پہر ہو (۴) سُرمہ سے (۵) سر پر گرمی کی وجہ سے پانی ڈالنا یا کلی کرنے سے۔

ج: ان میں سے کسی وجہ سے بھی روزہ نہیں ٹوٹتا جیسے کہ فرمایا ہے۔
(۱) من ذرعه القئ فلا قضاء عليه (بلوغ المرام)
قے آنے پر روزے کی قضا لازم نہیں
(۲) ان النبي صلى الله عليه وسلم احتجم وهو محرم واحتجم وهو صائم
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بحالت احرام اور بحالت روزہ سینگی لگوائی (متفق علیہ)
(۴) اکتحل رسول الله صلى الله عليه وسلم وهو صائم
رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے رمضان کے دنوں میں روزہ کی حالت میں سُرمہ لگایا۔ (ابن ماجہ)
(۵) رأيت النبي صلى الله عليه وسلم بالعرج يصب على رأسه الماء وهو صائم من العطش او من الحر (ابوداؤد)
میں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ آپ نے عرج مقام پر بحالت روزہ پیاس یا گرمی کے باعث اپنے سر پر پانی ڈالا۔

س: سفر میں روزہ کے بارے میں کیا ارشاد نبوی ہے؟

ج: فرمایا ليس من البر الصوم في السفر یعنی سفر میں روزہ رکھنا نیکی نہیں ہے۔

س: عورت بحالت حیض روزہ رکھے یا نہیں اسی طرح استحاضہ والی کے لئے کیا حکم ہے؟

ج: عورت بحالت حیض روزہ نہ رکھے بلکہ قضا کرے۔ استحاضہ والی پیشک روزے رکھے۔

س: افطار کس چیز سے کیا جائے؟

ج: حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت مبارکہ سے ثابت ہے کہ کھجور یا پانی سے افطار کیا جائے۔

س: افطار کرتے وقت کونسی دعا پڑھنی چاہیئے؟

ج: افطار کرتے وقت یہ دعا پڑھے اللهم لك صمت وعلى رزقك افطرت (ابوداؤد) اے اللہ میں نے تیرے لئے ہی روزہ رکھا اور تیرے ہی دیئے ہوئے رزق سے افطار کیا

س: روزہ افطار کرانا کیسا ہے؟

ج: روزہ افطار کرانا باعث ثواب ہے فرمایا من فطر صائما او جهز غازيا فله مثل اجره یعنی جس نے کسی روزہ دار کا روزہ افطار کرایا یا کسی مجاہد کو جہاد کے سامان سے تیار کیا تو ایسے شخص کو روزہ دار اور مجاہد کے برابر ثواب ملے گا۔

س: حاملہ اور دودھ پلانے والی کے بارے میں کیا ارشاد ہے؟

ج: قال النبي صلى الله عليه وسلم ان الله وضع عن الحامل والمرضع الصوم (ترمذی) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ حاملہ اور دودھ پلانے والی کے لئے اللہ تعالیٰ نے روزہ معاف کیا ہے۔

س: روزہ کے جلدی یا تاخیر سے افطار کے بارہ میں کیا حکم ہے؟

ج: روزہ جلدی سے افطار کر لینا چاہیئے کیونکہ فرمایا ہے لا يزال الناس بخير ما عجلوا الفطر یعنی کہ لوگ ہمیشہ برکت میں رہیں گے جب تک کہ روزہ کے افطار میں جلدی کریں گے۔

س: اس مبارک ماہ کے فضائل ارشاد نبوی کے مطابق کیا ہیں؟

ج: یہ ایک قابل عظمت مہینہ ہے اس مبارک ماہ میں ایک ایسی رات ہے جو ہزار مہینوں سے بہتر ہے اس ماہ کے روزے اللہ تعالیٰ نے بطور فرض کے مقرر کئے ہیں اس کی راتوں میں بغرض عبادت کھڑا ہونا ثواب ہے جو شخص بھی اس ماہ میں اللہ کی رضا اور قرب کے حصول کے لئے نیکی کی کوئی بھی خصلت اختیار کرے گا تو اس کو دوسرے فرائض کے برابر ثواب ملے گا۔ اور اس میں فرض ادا کرنے کا ثواب دوسرے ... کے ستر فرضوں کے برابر ہوگا۔ اس ماہ مبارک کا ابتدائی حصہ رحمت ہے اور درمیانی حصہ باعث مغفرت ہے اور اختتام دوزخ کی آگ سے نجات ہے (البیہقی)

س: اس ماہ مبارک میں جو رات ہزار مہینوں سے بہتر ہے اس میں کیا دعا پڑھنی چاہیئے؟

ج: فرمایا: اللهم انك عفو تحب العفو فاعف عني (ابن ماجہ)
یعنی اے میرے اللہ تو بہت معاف کرنے والا اور بڑا کرم کرنے والا ہے۔ درگذر کرنا تجھے بہت پسند ہے پس تو میری غلطیوں سے درگذر فرما

س: اس ماہ میں صدقۃ الفطر ادا کرنا کیسا ہے؟

ج: صدقۃ الفطر ادا کرنا فرض ہے حدیث میں آیا ہے فرض رسول الله صلى الله عليه وسلم زكوة الفطر من رمضان صاعا من تمر او صاعا من شعير على العبد ..... من المسلمين
رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہر آزاد، غلام مرد اور عورت پر صدقۃ الفطر کا دینا فرض قرار دیا ہے۔

آخر میں حضرت امام بانی مقام مسیح الزمان مہدی دوران علیہ الصلوٰۃ والسلام کے فرمودات میں سے چند مسائل قرآن پاک و سنت کی روشنی میں درج کرتا ہوں۔

س: روزہ دار کا آئینہ دیکھنا کیسا ہے؟

ج: فرمایا "جائز ہے"

س: اسی شخص کا سوال پیش ہوا کہ روزہ دار کی آنکھ بیمار ہو تو اس میں دوائی ڈالنی کیسی ہے؟

ج: فرمایا یہ سوال ہی غلط ہے بیمار کے لئے روزہ کا حکم نہیں (فتاویٰ جلد اوّل، صفحہ ۱۸۳)

س: سوال پیش ہوا کہ روزہ دار آنکھ میں سُرمہ ڈالے یا نہ ڈالے؟

ج: فرمایا مکروہ ہے اور ایسی ضرورت ہی کیا ہے کہ دن کے وقت سُرمہ لگائے رات کو سُرمہ لگا سکتا ہے۔ (صفحہ ۱۸۴)

س: ... لیکن ادا ...

ایسے موسم میں آتا ہے کہ کاشتکاروں سے جبکہ کام کی کثرت مثل تخم ریزی و درودگی ہوتی ہے ایسے مزدوروں سے جن کا گزارہ مزدوری پر ہے روزہ نہیں رکھا جاتا ان کی نسبت کیا ارشاد ہے؟

ج: حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا "انما الاعمال بالنيات" یہ لوگ اپنی حالتوں کو مخفی رکھتے ہیں۔ ہر شخص تقویٰ و طہارت سے اپنی حالت سوچ لے اگر کوئی اپنی جگہ مزدور رکھ سکتا ہے ورنہ مریض کے حکم میں ہے۔ پھر جب میسر ہو رکھ لے" اور على الذين يطيقونه کی نسبت فرمایا کہ معنی یہ ہیں کہ جو طاقت نہیں رکھتے۔ صفحہ ۱۸۴ (مجموعہ فتاویٰ احمدیہ جلد اوّل)

دُعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہم سب کو رمضان شریف کی برکات سے نوازے اور قال اللہ اور قال الرسول کے مطابق عمل کرنے کی توفیق دے آمین۔

درخواستہائے دُعا

○ مکرم محمد احمد صاحب مالابار ... آف پینگاڈی احسن رنگ میں خدمت دین کی توفیق پانے اپنے دونوں بیٹوں کو دینی و دنیوی علوم سے وافر حصہ عطا ہونے اور سب کو صحت و عافیت والی لمبی عمر عطا ہونے کے لئے احباب جماعت سے دُعا کی درخواست کرتے ہیں۔
(اسسٹنٹ ایڈیٹر بدر)

○ خاکسار کی والدہ محترمہ عرصہ سے بیمار چلی آرہی ہیں اب دوبارہ ان پر فالج کا حملہ ہوا ہے تمام احباب جماعت سے ان کی کامل و عاجل شفایابی کے لئے دعاؤں کا خواستگار ہوں۔
خاکسار: عبداللطیف سندھی قادیان

○ مکرم سید شہاب احمد صاحب ... بمبئی نے اپنی بیٹی عزیزہ ... کو سکول میں داخل کرایا ہے موصوف بزرگان و احباب جماعت کی خدمت میں بچی کی دینی و دنیوی ترقیات کے لئے ... درخواست کرتے ہیں۔

جلسہ مجلس انصار اللہ مقامی قادیان

محترم صدر صاحب مجلس انصار اللہ مرکزیہ کی ہدایت کے مطابق مجلس انصار اللہ مقامی کے زیرِ اہتمام جملہ اراکین مجلس انصار اللہ سے سورۃ البقرہ کی ابتدائی سترہ آیات کو زبانی سننے کا انتظام کیا گیا تھا چنانچہ پروگرام کے مطابق مورخہ ۱۵ر۶ر۸۱ کو تمام انصار سے ان آیات کو نہایت خوش اسلوبی اور ایک سو تین سے کچھ کم تعداد نے زبانی طور پر سنایا۔ ان انصار کے نام بغرض دعا سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی خدمت اقدس میں بھجوائے جا رہے ہیں۔

بعدہٗ مورخہ ۲۱ر۶ر۸۱ کو بعد نماز عشاء مسجد اقصیٰ میں ایک جلسہ کا اہتمام کیا گیا جس میں سورہ بقرہ کی ابتدائی سترہ آیات میں جن تین گروہوں کا ذکر اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے ان پر تفصیل سے روشنی ڈالی گئی۔ اس جلسہ کی صدارت کے فرائض مکرم و محترم مولوی بشیر احمد صاحب خادم صدر مجلس انصار اللہ مرکزیہ نے سرانجام دیئے۔ قرآن پاک کی تلاوت مکرم مولوی حکیم محمد دین صاحب ہیڈ ماسٹر مدرسہ احمدیہ نے فرمائی اور انصار اللہ کا عہد مکرم مولوی برکت علی صاحب انعام زعیم اعلیٰ مجلس انصار اللہ قادیان نے دہرایا۔ بعد ازاں تین اطفال کو جنہوں نے دینی کلاس میں اوّل دوم۔ سوم پوزیشن حاصل کی تھی اور جسے مکرم زعیم صاحب اعلیٰ خود ہی دینی تعلیم دے رہے ہیں مکرم صدر صاحب نے اس جلسہ میں انعامات تقسیم کئے۔ اور ایک بچے کو خصوصی انعام دیا۔ اس کے بعد مکرم گیانی عبد اللطیف صاحب نے خوش الحانی سے نظم پڑھ کر سنائی۔ نظم کے بعد مکرم الحاج مولانا بشیر احمد صاحب دہلوی ناظر دعوۃ و تبلیغ نے سترہ آیات کو حفظ کرنے کا پس منظر" کے موضوع پر مبسوط اور مدلل تقریر فرمائی۔

اس معلوماتی تقریر کے بعد محترم صدر صاحب نے اپنی صدارتی تقریر میں فرمایا کہ ہم سب کو دعا کرنی چاہئے کہ اللہ تعالیٰ ہم سب کو مومنین کے گروہ میں شامل فرمائے اور ہمیں مومنین کی طرح اخلاص اور جذبۂ خدمت اور قربانیوں کی توفیق عطا فرماتا رہے اور ہم سب کا خاتمہ بالخیر ہو۔ بعد دعا جلسہ اختتام پذیر ہوا۔

منتظم تبلیغ مجلس انصار اللہ مقامی قادیان

تقریبِ شادی

مورخہ ۱۷ر جون ۱۹۸۱ء کو میرے بیٹے عزیز عبد الباسط سید الیکٹریکل انجنیئر کی شادی عزیزہ امۃ المجید صاحبہ بنت مکرم ڈاکٹر غلام ربانی صاحب درویش قادیان سے عمل میں آئی احباب دعا فرمائیں کہ یہ شادی جانبین کے لئے ہر جہت سے بابرکت ثابت ہو آمین۔

خاکسار: سید عبد العزیز نیوجرسی امریکہ

درخواستہائے دعا

(۱) عزیزم عدیل احمد صاحب ابن محترم پروفیسر سمیع اللہ صاحب نے امسال ایم کام کے آخری سال کا امتحان دیا ہے موصوف ۵/ روپے اعانت بدر میں ادا کرتے ہوئے دعا کی درخواست کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نمایاں کامیابی عطا فرمائے اور دینی و دنیوی ترقیات سے نوازے آمین

خاکسار: حمید الدین شمس مبلغ حیدر آباد

(۲) مکرم عبد المنان صاحب قریشی آف نیروبی (کینیا) اپنے کاروبار میں ترقی کے لئے نیز عبد المومن صاحب قریشی ایڈووکیٹ نے مجسٹریٹ کی پوسٹ کے لئے انٹرویو دیا ہے اور عبد الحق صاحب قریشی آف نیروبی نے لاہور میں بی فارمیسی کا امتحان دیا ہے ہر دو کی کامیابی کے لئے دعا کی درخواست ہے۔ خاکسار: عبد الحفیظ عاجز بی اے قادیان

اخبارِ قادیان

★ اللہ تعالیٰ کے فضل سے احمدی طلباء و طالبات تعلیمی میدان میں اپنی مطلوبہ منزل کی طرف قدم بڑھاتے چلے جا رہے ہیں۔ گزشتہ دنوں گورو نانک دیو یونیورسٹی امرتسر، پنجاب یونیورسٹی چنڈی گڑھ اور پنجاب ایجوکیشن بورڈ چنڈی گڑھ کی طرف سے مختلف سکولوں اور کالجوں کے امتحانات کے نتائج نکلے یونیورسٹی کے امتحانات میں پرائیویٹ طور پر شامل ہونے والوں کے علاوہ زیادہ تعداد ان طالبات کی ہے جو گزشتہ سال سے محترم حضرت امیر صاحب مقامی کی زیرِ نگرانی ہدایات کی روشنی میں جاری ہونے والے نصرت گرلز کالج قادیان میں تعلیم حاصل کر رہی ہیں اللہ تعالیٰ کے فضل سے اس کالج کا نتیجہ بھی مجموعی طور پر بہت اچھا رہا ہے چنانچہ مختلف امتحانات میں درج ذیل تفصیل سے طلباء و طالبات نے حصہ لیا۔

ایم اے اردو :— اس امتحان میں عزیزہ رفعت سلطانہ صاحبہ بنت مکرم چوہدری بشیر احمد صاحب گھٹیالیاں درویش شامل ہوئیں اور کامیاب ہو گئیں

ایم اے اردو فائنل :— اس امتحان میں ۲ عدد طلباء اور ایک عدد طالبہ نے حصہ لیا اور سب ہی کامیاب ہو گئے۔

بی اے :— اس امتحان میں مکرم نور الدین صاحب انور ابن مکرم عبد القادر صاحب دہلوی۔ مکرم منور احمد صاحب شاہد ابن مکرم خلیل الرحمٰن صاحب مکرم مظفر احمد صاحب اقبال ابن مکرم حافظ سخاوت علی صاحب۔ مکرم مولوی منیر احمد صاحب خادم مدرس مدرسہ احمدیہ اور مکرم مبارک احمد صاحب بٹ کارکن دفتر دعوۃ و تبلیغ شامل ہوئے اور سب ہی کامیاب ہو گئے۔

بی اے سیکنڈ ایئر :— اس امتحان میں نو عدد طالبات شامل ہوئیں اور سب ہی کامیاب ہو گئیں۔ محترمہ صاحبزادی امۃ الرؤف صاحبہ بنت محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب امیر مقامی نے اللہ تعالیٰ کے فضل سے I ڈویژن میں کامیابی حاصل کی۔

پری یونیورسٹی :— اس امتحان میں ۲۹ طالبات شامل ہوئیں جن میں سے پندرہ کامیاب ہو گئیں تین کمپارٹمنٹ میں آئیں اور ایک کا رزلٹ لیٹ ہے اور باقی کامیاب نہ ہو سکیں۔ اسی طرح اسی امتحان میں نو طلباء شامل ہوئے جن میں سے پانچ عدد کامیاب ہو گئے۔

ہائر سیکنڈری :— اس امتحان میں پانچ طلباء شامل ہوئے تین کامیاب ہو گئے اور ایک کمپارٹمنٹ میں آیا۔

میٹرک :— اس امتحان میں ۴ طالبات شامل ہوئیں اور سب ہی کامیاب ہو گئیں۔ اسی طرح اس امتحان میں پانچ طلباء شامل ہوئے جن میں سے چار کامیاب ہو گئے ایک کمپارٹمنٹ میں رہا عزیز ظاہر احمد طاہر ابن مکرم محمد احمد صاحب نسیم مرحوم اپنی کلاس میں اوّل رہے۔ اللہ تعالیٰ سب کامیاب ہونے والوں کو ان کی کامیابی ہر طرح مبارک کرے آمین

★ — مکرم حسن تیجے بوسے صاحب سابق افریقہ سے مورخہ ۲۶ر۶ر۸۱ کو زیارت مقامات مقدسہ کی غرض سے قادیان تشریف لائے۔ مکرم امام توحید صاحب احمدی و مکرم ناصر احمد صاحب آف انڈونیشیا مورخہ ۲۹ر۶ر۸۱ کو زیارت مقامات مقدسہ کی غرض سے قادیان تشریف لائے اور مورخہ یکم جولائی ۸۱ء کو کشمیر کے لئے روانہ ہو گئے۔ مکرم ظفر احمد صاحب سری لنکا مورخہ ۲ر۷ر۸۱ کو زیارت مقامات مقدسہ کی غرض سے قادیان تشریف لائے اور مورخہ ۵ر۷ر۸۱ کو واپس تشریف لے گئے۔ مکرم اکبر احمد صاحب آف برما مورخہ ۴ر۷ر۸۱ کو مقامات مقدسہ کی زیارت کی غرض سے قادیان تشریف لائے

★ — مکرم منہاج الہدیٰ صاحب آف مونگھیر حال مقیم قادیان کی اہلیہ صاحبہ کو گزشتہ دنوں نسوانی تکلیف ہو جانے کے باعث امرتسر ہسپتال لے جایا گیا تھا۔ اب واپس قادیان آگئی ہیں کامل صحت کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

آل کشمیر احمدیہ مسلم کانفرنس

بتاریخ ۵ - ۶ ستمبر ۱۹۸۱ء بمقام سرینگر

جماعت ہائے احمدیہ صوبہ کشمیر کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ امسال آل کشمیر احمدیہ مسلم کانفرنس کا انعقاد حسب فیصلہ مجلس انتظامیہ صوبہ کشمیر بمقام سرینگر مورخہ ۵ ر اور ۶ ر ستمبر ۱۹۸۱ء کو ہوگا۔ انشاء اللہ تعالیٰ۔

لہذا تمام جماعتوں کی خدمت میں گزارش ہے کہ وہ اس کانفرنس کو کامیاب بنانے کے لئے ہر ممکن تعاون دیں۔ اور دعا فرماویں کہ اللہ تعالیٰ اس کانفرنس کو ہر جہت سے کامیابی عطا کرے۔ مجلس انتظامیہ جلد صدر مجلس استقبالیہ کا اعلان کرے گی۔

نوٹ:- بیرون ریاست کے احباب سے بھی درخواست ہے کہ وہ اس کانفرنس میں شرکت کر کے جہاں ثواب دارین کے مستحق بنیں وہاں وادی کشمیر کے قدرتی حسین نظاروں سے بھی لطف اندوز ہوں۔

خاکسار: غلام نبی نیاز مبلغ سلسلہ عالیہ احمدیہ سرینگر

درخواست دعا

میرے بڑے بھائی مکرم لطیف احمد صاحب خالد ابن شیخ فضل احمد صاحب بٹالوی رضؓ ایک ماہ سے بوکوم (مغربی جرمنی) کے ایک ہسپتال میں زیر علاج ہیں۔ بندش پیشاب۔ شوگر اور دل کی کمزوری کی وجہ سے ایک اپریشن ہو چکا ہے۔ ان کے اہل و عیال بھی ساتھ ہیں۔ تمام درویشان کرام و احباب جماعت سے ان کی صحت کاملہ کے لئے دعائے خیر کی عاجزانہ درخواست کرتا ہوں۔ اللہ تعالیٰ دعاؤں کو قبول فرمائے۔ اللّٰھم آمین۔

خاکسار: رشید احمد ناصر۔ پوسٹ بکس نمبر ۲۰۳۱۔ ابوظبی۔

درخواست ہائے دعا

(۱) ـــــ خاکسار کے لڑکے ریاض احمد حسین صاحب کو گزشتہ دنوں لندن میں ہارٹ اٹیک ہوا۔ خدا تعالیٰ نے اپنے فضل سے اُسے دوبارہ زندگی دی۔ اور قریباً دس یوم ہسپتال میں داخل رہنے کے بعد اب گھر میں زیر علاج ہے۔

احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ اسے شفائے کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے اور آئندہ تازندگی وہ اس موذی بیماری کے حملہ سے محفوظ رہے۔ آمین۔

خاکسار: محمد حسین چیمہ کینیڈا۔

---

(۲) ـــــ مکرمہ نجم النساء صاحبہ کوسمبی سے اپنی بہو کے ہاں نرینہ اولاد کے لئے، بچوں کی دینی و دنیاوی ترقیات کے لئے دعا کی درخواست کرتی ہیں۔ احباب ان کے لئے دعا فرمائیں۔

امیر جماعت احمدیہ قادیان

قدیمی — اوّلین — شہرہ آفاق
نظام چونڈی
دست روکنے کے لئے
فی شیشی -/۵ روپے
حکیم انوار احمد جان۔ پوسٹ بکس ۲۲۲
چوک گھنٹہ گھر۔ گوجرانوالہ۔ فون ۷۳۹۹۷

قدیمی — اوّلین — شہرہ آفاق
نظام کاجل
نظر اور آنکھوں کی خوبصورتی کیلئے
فی شیشی -/۳ روپے
حکیم انوار احمد جان پوسٹ بکس ۲۲۲
چوک گھنٹہ گھر۔ گوجرانوالہ۔ فون ۷۳۹۹۷

رحیم کاٹیج انڈسٹری
ریگزین۔ فوم۔ چمڑے۔ جینس اور ویلویٹ سے تیار کردہ
بہترین۔ پائیدار اور معیاری
سوٹ کیس۔ بریف کیس۔ سکول بیگ
ائیر بیگ۔ ہینڈ بیگ۔ (زنانہ و مردانہ)
ہینڈ پرس:۔ منی پرس۔ پاسپورٹ کور اور بیلٹ کے
مینوفیکچررس اینڈ آرڈر سپلائرز:۔
RAHIM
COTTAGE INDUSTRIES
17-A, RASOOL BUILDING.
MOHAMEDAN CROSS LANE,
MADANPURA.
BOMBAY - 400008.

VARIETY CHAPPAL PRODUCTS KANPUR.
MANUFACTURERS & ORDER SUPPLIERS,
PHONES:- 52325 / 52686 P.P.
ویرائٹی
پائیدار بہترین ڈیزائن پر لیدر سول اور ربڑ شیٹ کے سینڈل۔ زنانہ و مردانہ چپلوں کا واحد مرکز۔
مینوفیکچررس اینڈ آرڈر سپلائرز
چپل پروڈکٹس
۲۹/۲/۴ مکھنیا بازار۔ کانپور۔ (یو۔پی)

ہر قسم اور ہر ماڈل کے
موٹر کار۔ موٹر سائیکل۔ سکوٹرس کی خرید و فروخت اور تبادلہ کے لئے 'اٹوونگس' کی خدمات حاصل فرمائیے
AUTOWINGS,
32, SECOND MAIN ROAD.
C.I.T. COLONY,
MADRAS - 600004.
Phone No. 76360
اٹوونگس

ھُوَ الشَّافِی
نرینہ اولاد سے محروم بے اولاد اور مرض اٹھرا کی شکار دکھی عورتوں کیلئے
سنہ ۱۹۱۱ء سے ایک ہی نام
دواخانہ حکیم نظام جان
حکیم انوار احمد جان پوسٹ بکس ۲۲۲۔ چوک گھنٹہ گھر۔ گوجرانوالہ۔ فون نمبر ۷۳۹۹۷
حکیم نظام جان مکان نمبر ۱۵/۳ نزد کنڈر گارٹن سکول۔ ربوہ

رمضان المبارک میں

صدقہ و خیرات اور فدیۃ الصیام کی ادائیگی

از محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب امیر جماعت احمدیہ قادیان

جماعت مومنین کے لئے ایک بار پھر ان کی زندگی میں رمضان المبارک آیا ہے ۔ اللہ تعالیٰ سے دُعا ہے کہ وہ سب کو اس ماہِ صیام کی برکات سے وافر حصہ عطا فرمائے ۔ اُن کے روزے اور دیگر عبادات مقبول ہوں ۔ آمین ۔ قرآن کریم اور احادیث نبویہ کے مطابق رمضان المبارک میں کثرت سے صدقہ و خیرات کرنا چاہیئے ۔ اس سلسلہ میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا اُسوۂ حسنہ ہمارے سامنے ہے ۔ کہ آپ رمضان المبارک میں تیز رفتار آندھی سے بڑھ کر صدقہ و خیرات فرمایا کرتے تھے ـــــ !!

رمضان شریف کے مبارک مہینہ میں ہر عاقل ۔ بالغ ۔ اور صحت مند مُسلمان مرد اور عورت کے لئے روزہ رکھنا فرض ہے ۔ روزے کی فرضیت ایسی ہی ہے جیسے دیگر ارکانِ اسلام کی ۔ البتہ جو مرد اور عورت بیمار ہو نیز ضعفِ پیری یا کسی دوسری حقیقی معذوری کی وجہ سے روزہ نہ رکھ سکتا ہو تو اسلامی شریعت نے فِدیۃ الصیام ادا کرنے کی رعایت دی ہے ۔ اصل فِدیہ تو یہ ہے کہ کسی غریب محتاج کو اپنی حیثیت کے مطابق رمضان المبارک کے ہر روزے کے عوض کھانا کھلا دیا جائے ۔ اور یہ صُورت بھی جائز ہے کہ نقدی یا کسی اور طریق سے کھانے کا انتظام کر دیا جائے ۔ تا وہ رمضان المبارک کی برکات سے محروم نہ رہیں ۔ بلکہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ایک فرمان کے مطابق روزہ داروں کو بھی جو استطاعت رکھتے ہوں فدیۃ الصیام دینا چاہیئے ۔ تا اُن کے روزے مقبول ہوں ۔ اور جو کمی کسی پہلو سے اُس کے نیک عمل میں رہ گئی ہو وہ اس زائد نیکی کے صدقے پُوری ہو جائے ۔ پس ایسے احباب جو جماعتی نظام کے تحت اپنے صدقات اور فدیۃ الصیام کی رقوم مستحق غرباء اور مساکین میں تقسیم کرانے کے خواہشمند ہوں وہ ایسی جملہ رقوم ـــــ **" امیر جماعت احمدیہ قادیان "** کے پتہ پر ارسال فرمائیں ۔ انشاء اللہ اُن کی طرف سے اس کی مناسب تقسیم کا انتظام کر دیا جائے گا ۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو رمضان شریف کی برکات سے زیادہ سے زیادہ فائدہ اُٹھانے کی توفیق عطا فرمائے ۔ اور سب کے روزے اور دیگر عبادات قبول ہوں ۔ آمین ٭

مجالس خدام الاحمدیہ اخبار "بدر" کی مستقل خریدار بنیں

ہفت روزہ "بدر" قادیان آپ کا واحد مرکزی ترجمان ہے ۔ جس میں آپ کے لئے

- حضرت اقدس امیر المؤمنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے تازہ ترین رُوح پرور ارشادات
- جماعت کے اہل قلم حضرات کی بیش قیمت علمی و تحقیقی نگارشات ـــــ اور ـــــ
- بین الاقوامی سطح پر جماعت کی کامیاب تبلیغی ۔ تربیتی ۔ تعلیمی اور طبّی مساعی پر مشتمل خوشکن کارگزاریوں کے علاوہ تنظیمی اعتبار سے بھی بہت سا مفید اور کارآمد مواد موجود ہوتا ہے ـــــ مثلاً :-
- "بدر" کے ذریعہ آپ مرکزی تنظیم کی اہم تحریکات اور ہدایات سے متعلق بروقت راہنمائی حاصل کر سکتے ہیں ۔
- آپ کی مخلصانہ مساعی کی کارگزاریاں "بدر" میں شائع ہو کر نہ صرف آپ کی حوصلہ افزائی کا موجب بنتی ہیں بلکہ
- الدال علی الخیر کفاعلہ کے ارشاد کے مطابق یہ رپورٹیں دیگر مجالس کو بھی بیدار کرنے کا موجب بن کر نیکی کا رنگ اختیار کر لیتی ہیں ـــــ اندریں صُورت آپ کا جماعتی فرض ہے کہ :-

(الف) ۔ آپ کی مجلس "بدر" کے کم از کم ایک پرچہ کی مستقل خریدار بنے ۔ (ب) جو خدام ذاتی طور سے بدر کی خریداری کی توفیق رکھتے ہوں انہیں مناسب رنگ میں "بدر" کی سالانہ خریداری کی تحریک کریں ۔ (ج) اپنی اہم مجلسی مساعی کی مختصر رپورٹیں "بدر" میں اشاعت کی غرض سے بروقت شعبۂ اشاعت کو بھجوانے کی کوشش کریں ۔ (د) خدام کو ضروریاتِ حقّہ کے ماتحت اہم دینی و علمی عنوانات پر مضامین تحریر کرنے کی جانب توجہ دلائی جائے ۔ تاکہ وہ حضرت سلطان القلم علیہ الصلوٰۃ والسلام کی فوج ظفر موج کے بہترین سپاہی بن کر میدانِ علم میں اپنی خدا داد علمی صلاحیتوں کے جوہر دکھا سکیں ۔

اللہ تعالیٰ تمام مجالس کو اپنی ان قومی اور جماعتی ذمہ داریوں سے کما حقہٗ طریق پر عہدہ برآ ہونے کی توفیق عطا فرمائے ۔ آمین ٭

مہتمم اشاعت مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ قادیان

مجالس خدام الاحمدیہ و اطفال الاحمدیہ مرکزیہ قادیان

سالانہ اجتماع

بتاریخ ۲۳ ، ۲۴ ، ۲۵ ر اکتوبر سنہ ۱۹۸۱ء

جملہ مجالس خدام الاحمدیہ بھارت کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ کا چوتھا اور مجلس اطفال الاحمدیہ مرکزیہ کا تیسرا سالانہ اجتماع قادیان میں ۲۳ ، ۲۴ ، ۲۵ ر اکتوبر ۱۹۸۱ء بروز جمعہ ۔ ہفتہ اور اتوار کی تاریخوں میں منعقد ہو رہا ہے ۔ اُمید ہے مجالس خدام الاحمدیہ بھارت کے نمائندگان زیادہ سے زیادہ تعداد میں شریک ہو کر فائدہ اُٹھائیں گے ۔

براہ مہربانی ہر مجلس اس اجتماع میں شرکت کرنے والے خدام و اطفال کی تعداد سے جلد از جلد اطلاع دے نیز جن مجالس کے ذمہ چندہ اجتماع یا چندہ ممبری بقایا ہے وہ جلد سے جلد اپنے بقایاجات ادا کریں ۔ جملہ قائدین کرام اپنی اپنی مجالس میں جائزہ لے کر جلد دفتر مرکزیہ کو مطلع کریں ۔

صدر مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ قادیان

اخلاص اور ایمان کا اظہار

سیدنا حضرت امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الثانی المصلح الموعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ایک موقعہ پر احباب جماعت کو مخاطب کرتے ہوئے فرمایا :-

" یہ درست ہے کہ قحط اور مہنگائی کے دن ہیں ۔ اور اخراجات بہت بڑھ گئے ہیں ۔ لیکن یہ بھی تو ویسا ہی درست ہے کہ ایسے ایام میں مرکز کے اخراجات بھی بجٹ سے بڑھ جانے ضروری ہیں ۔ لیکن اگر بجٹ سے بھی آمد کم ہو جائے تو آپ سمجھ لیں کہ کام کرنے والوں کی تکلیف کتنی بڑھ جائیگی مخلص اور غیر مخلص میں یہی فرق ہوتا ہے ۔ غیر مخلص تنگی کے وقت گھبرا جاتا ہے ۔ اور نہیں جانتا کہ اسے کیا کرنا چاہیئے ۔ اور مخلص یہ کہتا ہے کہ مجھ پر تنگی خدا نے بھیجی ہے مجھے اپنے اُوپر خوشی سے وار د کر لیتا ہوں ۔ تاکہ اللہ تعالیٰ کا غصّہ ٹھنڈا ہو جائے ۔ اور وہ میری تنگیوں کو دُور کر دے ۔ پس مخلص بنیں اور قربانیوں میں اور بھی زیادہ بڑھیں ۔ اور مرکزی چندوں کو بجائے کم کرنے کے زیادہ کریں ۔ تا اللہ تعالیٰ کی برکتیں نازل ہوں ۔ اور سلسلہ کے کام نہ رُکیں ۔ آخر سلسلہ کا کام آپ نہ کریں گے تو کون کرے گا ۔ میں دیکھتا ہوں کہ بعض لوگ اس قحط کے دنوں میں آگے سے بھی زیادہ قربانیاں کر رہے ہیں ۔ جو کچھ وہ کر سکتے ہیں ، آپ بھی کر سکتے ہیں .... اخلاص اور ایمان کے طریقے سیکھو ۔ اور دین کی خدمت کر کے خدا تعالیٰ کا قُرب حاصل کرو ۔ اللہ تعالےٰ تمہارے ساتھ ہو "

(بدر ۱۳ ر اکتوبر ۱۹۵۳ء)

حضرت مصلح موعودؓ کا مندرجہ بالا ارشاد مزید کسی تشریح کا محتاج نہیں ہے ۔ مبارک ہیں وہ مخلصین جماعت جو اپنے مشکل حالات میں بھی اپنی مالی قربانیوں کے معیار کو بلند رکھتے ہیں ۔ اور اپنی صحیح آمد پر اپنے ذمہ لازمی چندوں (حصہ آمد ۔ چندہ عام ۔ چندہ جلسہ سالانہ) کو باشرح اور سو فیصدی ادا کر کے اللہ تعالیٰ کے فضلوں ۔ انعامات اور برکات سے حصہ پاتے ہیں ۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو اس کی توفیق عطا فرمائے ۔ آمین ٭

ناظر بیت المال آمد ۔ قادیان

دُعائے مغفرت

محترمہ باٹو بی بی صاحبہ زوجہ شیخ شبیر علی صاحب (والدہ صاحبہ شیخ علی احمد صاحب کیرنگ) مورخہ ۲۶ رجون ۱۹۸۱ء کو وفات پاگئی ہیں ۔ انا للہ وانا الیہ راجعون ۔ مرحومہ موصیہ تھیں ۔ احباب کرام اُن کی مغفرت کے لئے اور جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام کے لئے دُعا فرمائیں ۔

(امیر جماعت احمدیہ قادیان)